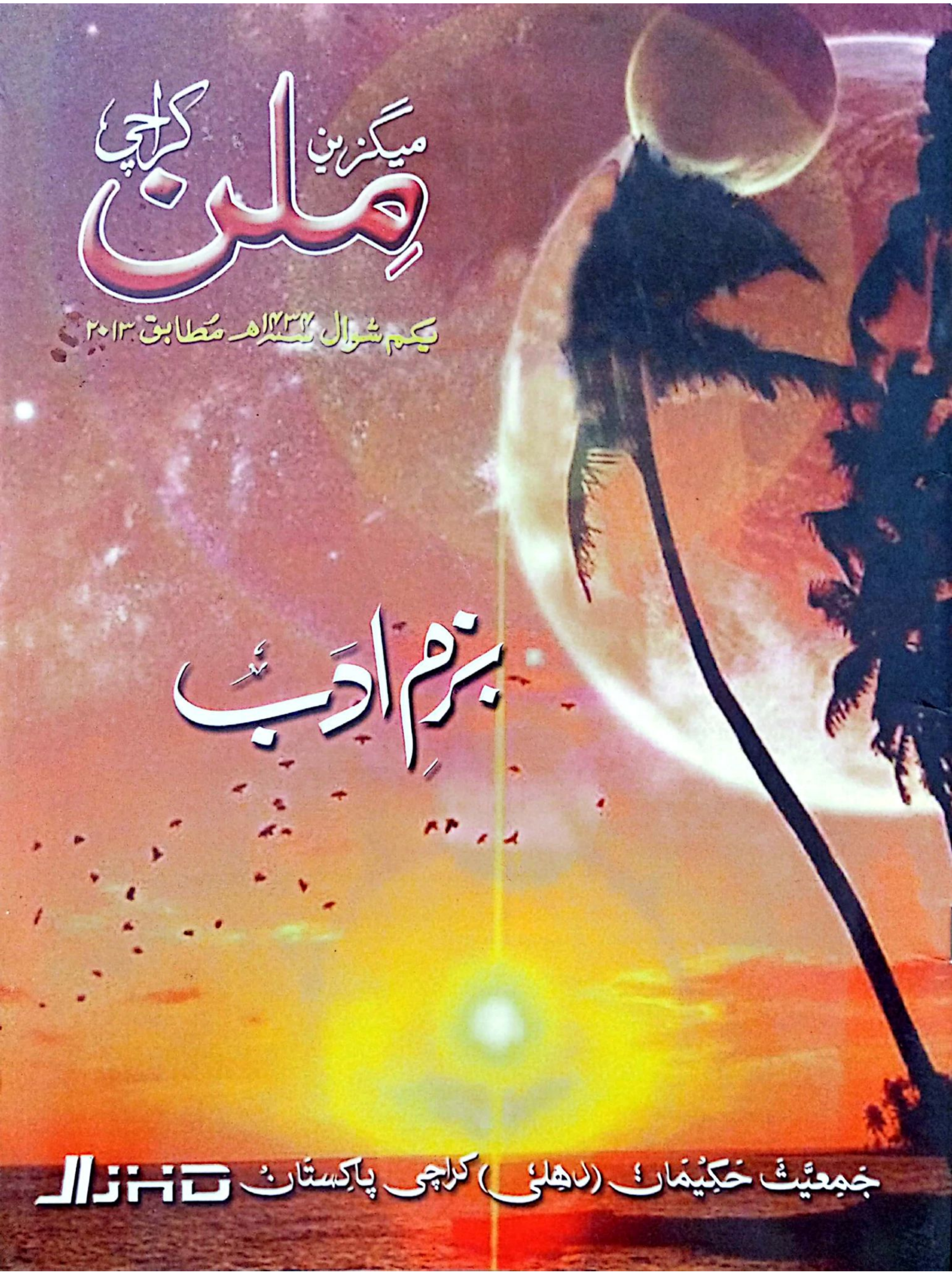
میگزین
مِلن
کراچی
یکم شوال ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳
بزمِ ادب
جمعیّت حکیمات (دہلی) کراچی پاکستان

CamScanner

مِلن میگزین کراچی

مِلن میگزین کراچی ۲۰۱۳ مطابق یکم شوال ۱۴۳۴ھ

یہ میگزین بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا

مدیر: .... فہد صادق نائب مدیر: .... فہد متین

معاونین: .... فہد متین ★ فاروق احمد سعید ★ لاریب زکائی ★ شکیل احمد ★ صارم زکائی

کمپوزنگ / گرافکس: .... محمد فیصل 0333-2147895 پرنٹرز: .... ریئل پرنٹرز 0345-2453730

فہرست مضامین

اداریہ 4

خطبہ صدارت (شکیل احمد ایڈووکیٹ) 5

پیغام عید ویلفیئر آرگنائزیشن (شیخ روشن اختر) 7

پیغام عید (چوہدری محمد مبین، چوہدری انیس احمد شیخ) 9

بزم ادب ۔ پیش منظر 10

بزم ادب الیکشن 2013 11

رمضان پیکیج کی تقسیم 12

اراکین مجلس اعلیٰ کمیٹی 13

اراکین بزم ادب کمیٹی 2013 14

اراکین بزم ادب کمیٹی 2013 15

استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب 19

ہم نے نفس کو کس خواہش سے باز رکھا 20

علم 22

خدارا خود کو پہنچانو 23

کاروباری اخلاقیات 24

کرنہ کر 28

حضرت خالد بن ولید 29

دنیا کے حیران کردینے والے درخت 30

چرم قربانی 31

عورت 33

فرمان نبوی ﷺ 34

باکی کی کہانی 35

سنہری باتیں 36

سرجانی ٹاؤن پروجیکٹ II 37

کیا آپ جانتے ہیں؟ 39

مہنگائی، غربت اور ہم 40

لوڈشیڈنگ 42

قرض ایک مرض 45

سود سے توبہ 46

کرشمہ قدرت 47

وضو کے برکات 49

فرینڈز سرکل 50

رابعہ بصری 55

ابلیس کی تاریخ 56

ایک دلچسپ گیم 59

باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت 60

معاونین اشتہارات واسٹیج 63

فہرست معاونین نقد 64

بزم ادب رپورٹ (آمدن وخرچ) 66

CamScanner

اداریہ

السلام علیکم ______________ حاضرین محفل کو دلی عید مبارک

بزم ادب 2013 کے لئے ہونے والے الیکشن میں راقم الحروف کو سیکریٹری نشر واشاعت منتخب کیا گیا۔ جس کے لئے میں اراکین بزم ادب کا مشکور ہوں۔ میرے لیے یہ امر باعث مسرت ہے کہ میگزین "ملن" کی طبع وطباعت کا مجھے موقع دیا گیا۔

میگزین ملن کی اشاعت کی ذمہ داریوں میں میرے ساتھ جناب فہد متین، جناب دانش منظور، لاریب زکائی، جناب محمد شعیب، معراج ذاکر اور صارم زکائی نے بہت معاونت فرمائی جس کے سبب ایک نہایت مشکل کام میرے لیے آسان ہوا اور آج میگزین ملن آپ کے ہاتھ میں ہے۔

میگزین ملن کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں اشتہارات کی صورت میں تعاون کرنے پر اپنے تمام مشتہرین حضرات اور اداروں کا بھی شکر گزار ہوں۔

میں ان تمام قلم کاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی تحریروں سے اس میگزین کو سجایا گیا ہے۔

آخر میں، میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے اراکین کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کروں گا کہ جن کی رہنمائی نے مجھے حوصلہ دیا اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ اس میگزین میں شائع ہونے والی تحریریں پڑھنے والوں کو ضرور متاثر کریں گی۔

شکریہ

فہد صادق

مدیر ملن

خطبہ صدارت

قابل صد احترام بزرگوں ....دیگر حاضرین محفل

السلام و علیکم

میں اپنی اور بزم ادب کمیٹی کی جانب سے حاضرین محفل کو دل کی گہرائیوں سے عید کی پُر مسرت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

آج اس پُرمسرت موقع پر مجھے بحیثیت صدر بزم ادب آپ سے خطاب کرنے کا جو موقع فراہم کیا گیا ہے میں اس کے لئے آپ سب کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

آپ تمام حاضرین محفل سے اس خوشی کے موقع پر گزارش ہے کہ ان تمام افراد برادری کے لئے دعائے مغفرت کریں جو آج ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے آمین۔

اللہ کا شکر ہے کہ ہم جناب محمد دین خلیقی (مرحوم بانی بزم ادب) کی سابقہ روایت کو قائم رکھتے ہوئے اس بزم کا انعقاد کر رہے ہیں۔ جس میں میرے تمام رفقاء کار اور معاونین کی بھرپور کوششوں اور کاوشوں کا ثمر شامل ہے۔

میرے نزدیک انعقاد بزم ادب جہاں عید ملن ہے وہاں پر ایک بہت بڑا اعزاز بھی ہے کہ اس محفل سے بہت سے گھرانوں کا میل جول ہو جاتا ہے۔ ہم اتنے قلیل وقت میں سینکڑوں افراد جمعیت سے مل لیتے ہیں جسکا تصور کراچی جیسے شہر میں کرنا محال ہے۔

بزم ادب کمیٹی 2013 کے انتخابات میں اس سال بھی صدارات کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی۔ جس کے لئے میں اراکین کمیٹی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور ایک بار پھر بزم ادب کی صدارت کا موقع فراہم کیا۔

صدارت سنبھالنے کے بعد میرے اور پوری کمیٹی کے لئے سب سے بڑا اور اہم مسئلہ پروگرام کے انعقاد کے لئے جگہ کا تعین کا مسئلہ درپیش تھا۔ آپ لوگوں کی دلچسپی اور بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کسی بھی حال میں اس تقریب کا انعقاد ناممکن تھا۔ کافی غور و عوض کے بعد بزم ادب کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کے اس دفعہ بزم ادب 2013 احباب صادق گراؤنڈ میں منعقد کی جائے۔ الحمد اللہ احباب صادق گراؤنڈ میں یہ ہمارا پانچواں (۵) بزم ادب پروگرام منعقد کیا جارہا ہے اس گراؤنڈ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ احباب صادق گراؤنڈ کے نام سے منصوب ہے۔ الحمد اللہ ہم نے بزم ادب پروگرام کی جتنی پرمیشن لی ہے وہ تمام احباب صادق گراؤنڈ کے نام سے ملی ہے، یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ میں نے اور پوری کمیٹی نے دن رات محنت کر کے اس بزم کو سجایا ہے برادری یہ چند باعزم اور حوصلہ مند افراد یقیناً آپ سب کی داد کے مستحق اور قابل ستائش ہیں۔

CamScanner

میں ان تمام افراد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بزم کو سجانے کے سلسلے میں ہمارے ساتھ بھر پور مالی معاونت فرمائی۔ اس کے علاوہ معاونین تحائف کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے بچوں کے تحائف کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

میگزین ملن کی تیاری تدوین وطباعت اور اشاعت کے محنت طلب کام کو بھر پور جذبہ اور لگن کے ساتھ انجام دینے پر میں فہد صادق فہد متین، انوار احمد قریشی، دانش منظور، لاریب ذکائی کا مشکور ہوں، اس کے علاوہ تمام معاونین حضرات کا بھی شکر گزار ہوں کہ جن کے اشتہارات کے تعاون سے ملن کی اشاعت ممکن ہوسکی۔

اس بزم کو سجانے میں میری پوری کمیٹی کے ساتھ مجلس اعلیٰ انتظامیہ کا تعاون اور رہنمائی بھی شامل رہی۔ خاص طور سے میں جناب روشن اختر صاحب (صدر) انوار احمد قریشی (نائب صدر)، نسیم الدین (ایڈوکیٹ) جنرل سیکریٹری)، چوہدری محمد مبین صاحب، چوہدری محمد انیس صاحب، شیخ محمود احمد صاحب، منصور احمد صاحب، تنویر اختر صاحب، امیر حسن جیلانی صاحب، ناظم الدین بقائی صاحب، سلیم احمد صاحب، کامران عاقل صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے ہر قدم پر ہماری رہنمائی فرمائی اور اپنے ہر تعاون کا یقین دلایا۔

آخر میں اپنی پوری کمیٹی کو بھر پور خراج تحسین پیش کرتا ہوں خاص طور سے فاروق سعید صاحب لاریب زکائی صاحب، معراج ذاکر، عمران سبحان صاحب، عمران ممتاز صاحب، وہاب متین صاحب، کامران عاقل صاحب کا مشکور ہوں کہ اس پوری کمیٹی کی انتھک محنت سے اس گلدستہ کو سجایا آج کے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔

اپنی جانب سے ایک بار پھر حاضرین محفل کو عید سعید کی پر مسرت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

شکیل احمد ایڈوکیٹ

صدر بزم ادب

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

CamScanner

پیغامِ عید

جمعیت حکیمان (دہلی) ویلفیئر آرگنائزیشن

میرے پیارے ساتھیوں اسلام وعلیکم

سب سے پہلے آپ سب لوگوں کو میری طرف سے دلی عید مبارک میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو ایسی بے شمار عیدیں اور خوشیاں نصیب فرمائے (آمین)

صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سے میری اور پوری مجلس اعلیٰ انتظامیہ کی یہ کوشش رہی ہیں کہ برادری کے مستحق لوگوں کیلئے ہر سطح فلاحی کیئے جائیں تاکہ یہ لوگ بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں اور بھرپور طریقے سے زندگی گزاریں۔ جو فلاحی کام کئے ان کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے۔

1۔اپنا گھر: آج کل کے دور میں اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، جس کے پاس اپنی چھت نہیں ہے اسکے لیئے مکان بنانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔اسی نظریہ کے تحت ہم نے اس بات کا بیڑہ اٹھایا کہ لوگوں کو مالکانہ حقوق کے ساتھ مکان رفلیٹ دیں گے۔ جب میں نے یہ اسکیم شروع کی تو ایک فلیٹ دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہوگا یہ بہت مشکل کام ہے ہم نے ہمت کی اللہ نے مدد کی۔ ہم اب تک 13 مکانوں کی مرمت کرا چکے ہیں اس میں سے 3 مکان ایسے ہیں جن کی پوری تعمیر ہوئی ہے اس کے علاوہ ہم 21 مکانات رفلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ دے چکے ہیں۔ جس میں سے 7 مکانات رفلیٹ مختلف جگہوں پر اور 14 مکانات رفلیٹ سرجانی میں ایک ہی بلڈنگ میں ہیں۔ الحمدللہ ہم نے ایک اور بلڈنگ کا سنگ بنیاد سرجانی ٹاؤن میں رکھا اور اس کا ایک فلور مکمل ہو چکا ہے۔ سیکنڈ فلور کا کام جاری ہے۔ امید ہے اسی سال انشاءاللہ مزید 12 مکانات رفلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ مستحق لوگوں کی دیئے جائیں گے۔ یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

2 تعلیمی وظائف:۔ میری شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ برادری کا کوئی بچہ یا بچی صرف پیسے کی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اپنے اس مشن میں کامیاب ہوں۔ آج بھی تین سو کے لگ بھگ طلباء و طالبات پوسٹ گریجویشن تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تعلیم ہی کی بدولت ہم برادری سے غربت کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

3۔ روزگار اسکیم: ہم نے ایک اسکیم بے روزگار لوگوں کے لیئے متعارف کرائی تھی۔ جس کے تحت ہم نے CNG رکشہ مالکانہ حقوق کے ساتھ لوگوں میں تقسیم کیئے۔ اس کے علاوہ نقد رقوم کی صورت میں بھی لوگوں کو روزگار کیلئے مواقع دیئے گئے۔

4۔ ماہانہ وظائف: برادری کی وہ خواتین جو کہ بیوہ ہیں یا وہ لوگ جن کا کوئی ذرائع آمدن نہیں ان لوگوں کیلئے ماہانہ وظائف کا سلسلہ جاری ہے گو کہ یہ رقم بہت زیادہ نہیں ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ ان کی مدد کم یا زیادہ ہوتی رہے۔

5۔ علاج معالجہ / شادی بیاہ: برادری کے وہ مستحق لوگ جو کہ اپنا علاج بھی نہیں کرا سکتے۔ اس کے علاوہ مستحق لڑکیوں کی شادی کے موقع پر بھی جمعیت کی طرف سے امداد کا سلسلہ جاری ہے۔

6۔ لون کی ادائیگی: برادری کے مستحق لوگ جن کے فلیٹ یا مکانوں پر لون ہے اور وہ اس کو ادا نہیں کر پا رہے ہیں اس سلسلے میں بھی جمعیت ان کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ الحمدللہ یہ سارے کام آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکے ہیں۔ ہم نے جب چارج سنبھالا تھا اس وقت زکوٰۃ کی پوزیشن بہت کم تھی۔ آج ماشاءاللہ سے بہتر ہے۔

CS CamScanner

7۔ رمضان پیکیج: الحمد اللہ ہم نے چار پانچ سال سے رمضان پیکیج کا جو سلسلہ شروع کیا وہ کامیابی سے جاری ہے۔ اس میں ہر سال بہتری آرہی ہے۔ اس سال ہم نے تین ہزار روپے کی اجناس اور چار ہزار روپے کیش دیا یہ پیکیج ہم نے تقریباً 200 مستحق گھرانوں میں تقسیم کیا۔ میں اس کام کیلئے اپنی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ خاص طور سے جناب ناظم الدین بقائی صاحب جو اسکے کنونیر بھی تھے انکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقہ سے نبھایا۔ میں نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس طرح اللہ نے یہ کام احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ میں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ تعمیری کام ہونے چاہیے۔ فرینڈز سرکل جو کہ ماشاء اللہ بہت اچھا کام کر رہی ہے ان سے بھی میں نے کہا کہ سوشل مصروفیات کے ساتھ ساتھ تعمیری کام بھی کرو۔ مثلاً کسی بھی ایک بچے کی پڑھائی کی دیکھ بھال کا ذمہ لے لو۔ پیسے تو ہم دے رہے ہیں لیکن اس کے اوپر Check رکھو اگر ہر کوئی ایک بچے کی ذمہ داری لے تو وہ وقت دور نہیں جب برادری سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔

8۔ موبائل اور انٹرنیٹ سروس: دور حاضر میں کمیونیکیشن کو بہت اہمیت حاصل ہے آپ لوگوں کو برادری کی خوشی اور غم اسکے علاوہ مختلف پروگراموں کے بارے میں معلومات کیلئے ہم نے موبائل Message سروس شروع کی ہے جس کے انچارج جناب شکیل احمد صاحب ہیں میں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ کام بڑے احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اسکے علاوہ Facebook پر بھی تمام پروگراموں کی تفصیل تصاویر کے ساتھ بھی Update ہو رہی ہیں۔ آپ حضرات Facebook کی ID پر جا کر تازہ ترین معلومات حاصل کر سکتے ہیں ID یہ ہے۔

jmamiat_hakimaan_dehli_welfare_org@yahoo.com

اس کے علاوہ موبائل پر follow (space) jhdnews لکھ کر 40404 پر Send کریں اور up date خبریں حاصل کریں۔

آخر میں کچھ گزارشات آپ لوگوں سے کرنا چاہتا ہوں کہ

1۔ برادری کے مستحق طلباء تعلیم میں معاونت کیلئے اپنی درخواستیں احباب صادق ہال میں صدر جمعیت حکیمان (دہلی) یا کسی بھی ممبر مجلس اعلیٰ کو فارم پر کر کے دے سکتے ہیں۔

2۔ برادری کے مستحق افراد روزگار اسکیم میں CNG رکشہ کیلئے درخواستیں دے سکتے ہیں۔

3۔ مستحق افراد ماہانہ وظائف شادی بیاہ، علاج و معالجہ کے لیئے بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔

4۔ دوکانوں کے بارے میں ہم نے ایک فتویٰ مفتی حضرات کے پاس بھیجا ہوا ہے۔ اگر فیصلہ حق میں آ گیا جو اس کیلئے بھی لائحہ عمل بنائیں گے۔

5۔ ایک خوشخبری سرجانی ٹاؤن، نارتھ کراچی، نیو کراچی کے لوگوں کیلئے ہیں کہ ہمارے زیر تعمیر پروجیکٹ جو کہ سرجانی میں واقع ہے اس کی چھت پر ایک ہال جس میں تقریباً 300 افراد کی ضیافت ہو سکے۔ اس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آپ حضرات مستقبل میں اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

الحمد اللہ یہ سارے کام آپ لوگوں کے تعاون سے ممکن ہو سکتے ہیں۔ ہماری برادری کے لوگوں کا جذبہ قابل دید ہے خاص طور پر اس سال ہمارے لوگوں نے بہت حوصلہ افزائی کی ہے اور زکوٰۃ خود ہمارے پاس آ کر ہم کو دی۔ جس سے ہمارے حوصلے بھی بلند ہوئے۔ انشاء اللہ اگر آپ لوگوں کا تعاون ہمارے شامل حال رہا تو یہ برادری پاکستان کی خوشحال برادریوں میں سے ایک ہوگی۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
شیخ روشن اختر
صدر جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

پیغامِ عید

برادرانِ جمعیت ا۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ علیہ وبرکاتہ

الحمداللہ ثم الحمداللہ۔ اللہ رب العزت نے ہم کو ایک موقع اپنی مغفرت کروانے کا مزید عطا فرمایا۔عید سعید اس موقع کا شکرادا کرنے کا نام ہے۔ ہم جو خوشی منارہے ہیں اس کرم کی جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر کردیا ہے۔اب ہمارا کام ہے کہ جو مغفرت ہماری ہوئی ہے اس کو اپنے اعمال سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔تاکہ دولت ضائع نہ ہو۔

ہمارے لئے یہ موقع ہے کہ ہم اپنے رب سے عہد کریں کہ آئندہ ہماری زندگی میں اللہ کی بغاوت کا کوئی فعل کردار نہ ہوگا۔

ہم اس موقع پراراکین جمعیت کے شکرگزار ہیں کہ پچھلے سالوں کی محنت رائیگاں نہیں گئی۔اور برادری کی تقریبات میں مخلوص محفلیس بالکل ختم ہوگئی ہیں۔ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی تمام تقریبات میں شریعت کے خلاف کوئی عمل نہ کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔یہی عید کا پیغام ہے اور عید مبارک جب ہوگی۔جب ہم عمل پیرا ہونگے۔

چوہدری محمد مبین
چوہدری انیس احمد شیخ

بزم ادب ۔ پیش منظر

دنیا کے نقشے پر پاکستان جس کا نام ابھرنے سے پہلے ہمارے معزز اور صاحب بصرت جناب محمد دین خلیقی نے برادری کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم جمع کرنے کا جو بیڑا اٹھایا تھا اس کو آج ہم بزم ادب کے نام سے جانتے ہیں ۔ یہ جناب خلیقی صاحب کی مخلصانہ کوششوں کا ثمر ہے جس کو آج ہم سب مل کر آگے بڑھا رہے ہیں ۔

1923ء میں اس تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی ۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد افراد برادری میں باہمی یگانگت ، مذہبی ، اخلاقی ادبی اور ثقافتی ذوق کو اجاگر کرنا تھا اور ہے ۔ اس بزم کو کامیابی سے یہاں تک پہنچانے میں جناب خلیقی صاحب کے علاوہ جو بزرگ و محترم رہنما ہے وہ یہ ہیں ۔

(1) بانی بزم ادب منشی محمد دین خلیقی (مرحوم)
(2) صدر بزم ادب جناب حکیم امتیاز الدین (مرحوم)
(3) صدر بزم ادب جناب شیخ فضل عظیم (مرحوم)
(4) صدر بزم ادب جناب شیخ فضل الٰہی (مرحوم)
(5) صدر بزم ادب جناب بابو محمد اسلام (مرحوم)
(6) صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منصور (مرحوم)
(7) صدر بزم ادب جناب شیخ نثار احمد قدسی
(8) صدر بزم ادب جناب شیخ عظیم بخش ارتقائی
(9) صدر بزم ادب جناب حاجی مقصود حسین صاحب
(10) صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر معین الدین بقائی (مرحوم)
(11) صدر بزم ادب جناب حکیم محمد زکی (مرحوم)
(12) صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر صبیح الدین بقائی (مرحوم)
(13) صدر بزم ادب جناب حکیم حنیف صاحب
(14) صدر بزم ادب جناب حکیم خیر الحسن صاحب
(15) صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منظور صاحب
(16) صدر بزم ادب جناب شیخ عبدالمجید (مرحوم)
(17) صدر بزم ادب جناب حکیم عبدالخالق زکائی (مرحوم)
(18) صدر بزم ادب جناب شیخ محمد عاشقین صاحب
(19) صدر بزم ادب جناب شیخ ہمایوں اختر صاحب
(20) صدر بزم ادب جناب شیخ ابرالحسن صاحب
(21) صدر بزم ادب جناب شیخ حسین محمد گلزار صاحب
(22) صدر بزم ادب جناب اخوندزادہ مظہر اختر فریدی صاحب
(23) صدر بزم ادب جناب محمد اقبال صاحب
(24) صدر بزم ادب جناب انوار احمد قریشی صاحب
(25) صدر بزم ادب جناب محمد آصف صاحب
(26) صدر بزم ادب جناب معراج الدین صاحب
(27) صدر بزم ادب جناب انوار احمد قریشی صاحب
(28) صدر بزم ادب جناب شکیل احمد (ایڈووکیٹ)

ان تمام لوگوں نے اس تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کیا آج اس اجتماع کو دیکھ کر آج تمام یافتہ صاحب بصیرت لوگوں پر رشک آتا ہے کہ جنہوں نے آج سے بہت پہلے آج کی ضروریات کو محسوس کیا آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بالخصوص کراچی جیسے وسیع و عریض شہر کے مختلف گوشوں میں افراد برادری مقیم ہیں اور زندگیوں میں انہاک بھی اتنا ہے کہ افراد برادری کا قریب ہوتا کو کجا ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہونا بھی مشکل ہو چکا ہے اس صورت میں سب کا ایک ساتھ مل کر بیٹھنا ایک ناقابل یقین نظارہ ہوتا ہے ۔

یہ ہم سب کی دعا ہے کہ یہ بزم اسی طرح آگے بڑھتی جائے اور جو روایت پڑ چکی یہ برقرار رہے ۔ (آمین)

CamScanner

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

بزم ادب الیکشن 2013ء

بزم ادب کمیٹی کے الیکشن مورخہ 30 جون 2013ء بروز اتوار بمقام احباب صادق ہال A-579، بلاک ڈی، نارتھ ناظم آباد میں الیکشن کمشنر جناب نسیم الدین (ایڈووکیٹ) اور جناب سلیم احمد صاحب کی نگرانی کی معاونت میں منعقد ہوئے۔ جس میں بزم ادب کمیٹی 2013ء کا انتخاب عمل میں آیا۔

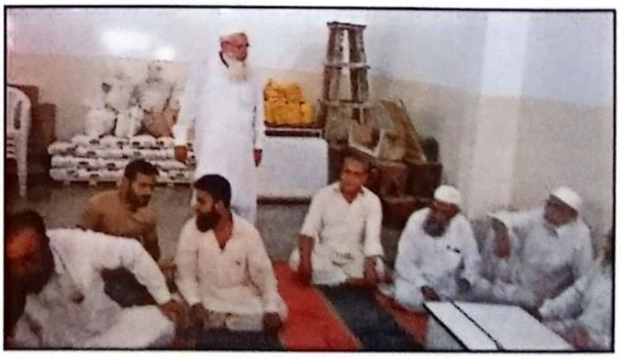

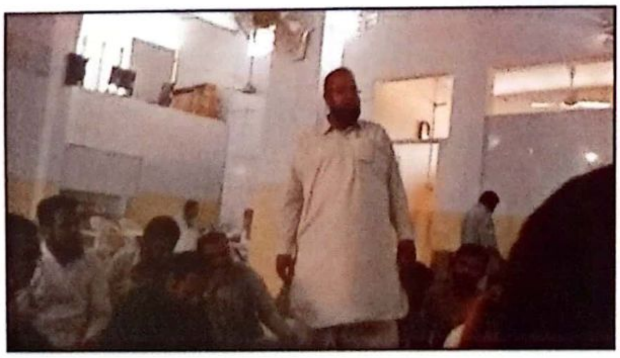

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

رمضان پیکج کی تقسیم اور دوسری امداد

الحمد اللہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکج کا اجراء جناب شیخ روشن اختر کی سربراہی میں منعقد ہوا جس کے کنونیر جناب ناظم الدین بقائی صاحب تھے ان کی معاونت جناب سلیم احمد (مرچ والے) جناب نسیم الدین صاحب، جناب شکیل احمد صاحب، جناب عزیز احمد صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، عمران عزیز صاحب اور مجسل اعلیٰ کے تمام ممبران نے کی۔ جناب ناظم الدین بقائی صاحب نے شب و روز کی محنت کے بعد رمضان پیکج کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس دفعہ کے پیکج میں نہ صرف کوالٹی کا معیار بلکہ تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس سال رمضان پیکج میں 3000 روپے مالیت کا اجناس اور 4000 روپے کیش 200 خاندانوں میں تقسیم کیا گیا۔ تقسیم کا طریقہ کار بھی بڑا شفاف اور جامع تھا۔ تقسیم والے دن جناب صدر صاحب، چودھری صاحبان نے بڑا کلیدی کردار ادا کیا اس کے علاوہ تمام ممبران مجلس اعلیٰ نے بھی ناظم الدین بقائی کا بھرپور ساتھ دیا۔ رمضان پیکج کی خاص بات یہ تھی کہ لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ناظم الدین بقائی صاحب نے بھی بھاگ دوڑ کر کے کئی چیزیں ڈسکاؤنٹ پر لیں۔ جس کی وجہ سے اجناس میں کئی چیزوں ڈسکاؤنٹ پر لیں۔ جس کی وجہ سے اجناس میں کئی چیزوں کا اضافہ ہوا اور اسطرح چودہ لاکھ کا یہ پیکج پایہ تکمیل تک پہنچا۔ یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہوسکا۔ اگر آپ لوگوں کا تعاون شامل حال رہا۔ تو انشاء اللہ آنے والے سالوں میں اس سے بہتر رمضان پیکج کا اجراء ممکن ہوسکے گا۔

انوار احمد قریشی

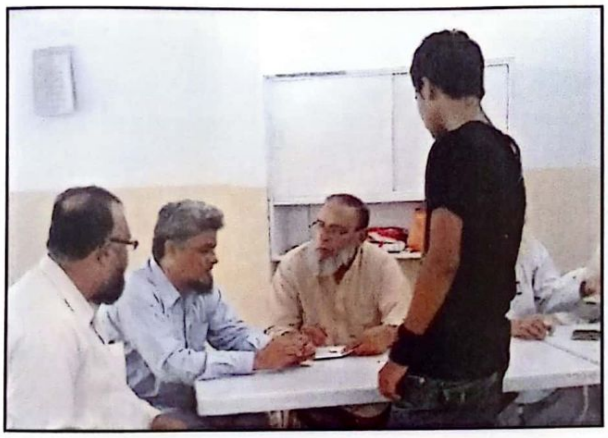

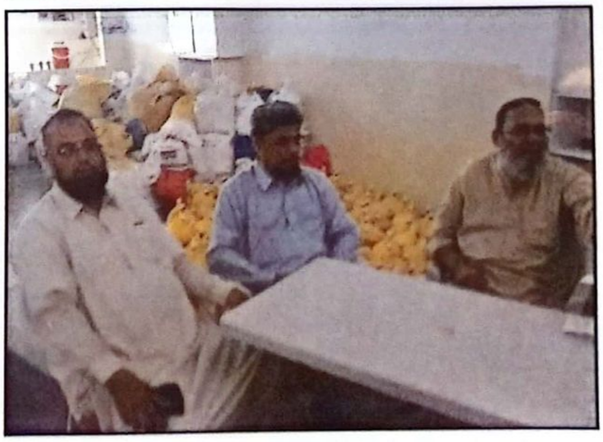

اراکین مجلس اعلیٰ کمیٹی، جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

سیریل نمبر	عہدہ	نام	موبائل نمبر
1	صدر	جناب شیخ روشن اختر	0300-2789558
2	نائب صدر	جناب انوار احمد قریشی	0308-2011585
3	چوہدری	جناب محمد مبین	0333-3099973
4	چوہدری	جناب محمد انیس احمد شیخ	0321-2421557
5	جنرل سیکریٹری	جناب نسیم الدین (ایڈوکیٹ)	0333-2382058
6	کمیٹی ایڈوئزر	جناب شیخ محمود احمد	0321-2268747
7	فنانس سیکریٹری	جناب تنویر اختر	0300-2200172
8	لٹریچر سیکریٹری	جناب سلیم احمد	0333-3438070
9	جوائنٹ سیکریٹری	جناب شکیل احمد (ایڈوکیٹ)	0333-2110667
10	آڈیٹر	جناب محمد کامران عاقل	0345-2453354
11	ممبر	جناب ناظم الدین بقائی	0312-2034740
12	ممبر	جناب امیر حسن جیلانی	0313-2604400
13	ممبر	جناب منصور احمد	0333-3048522
14	ممبر	جناب عمران عزیز	0300-9254618
15	ممبر	جناب نسیم الدین (لیاقت آباد والے)	0344-3368828
16	ممبر	جناب عزیز احمد (جوڑیا بازار والے)	0300-2052550
17	ممبر	پروفیسر جناب محمد عارف	0300-9232376
18	ممبر	جناب نسیم احمد شیخ	0300-8238750
19	ممبر	جناب سلیم احمد (مرچی والے)	0333-3428070
20	ممبر	جناب حسین الدین	0321-2451532

CamScanner

اراکین بزم ادب کمیٹی 2013

سیریل نمبر	عہدہ	نام	موبائل نمبر
1	چیف ایڈوائزر	جناب انوار احمد قریشی	0308-2011585
2	صدر صاحب	جناب شکیل احمد	0333-2110667
3	نائب صدر	جناب فہد متین	0300-2369500
4	جنرل سیکریٹری	جناب لاریب ذکائی	0321-2014350
5	ایڈیشنل سیکریٹری	جناب معراج ذاکر	0300-2901335
6	جوائنٹ سیکریٹری	جناب محمد اعظم	0321-8714764
7	فنانس سیکریٹری	جناب کامران عاقل	0345-2453354
8	لٹریچر سیکریٹری	جناب فہد صادق	0321-2896813
9	انفورمیشن سیکریٹری	جناب حسان معیز	0300-3369971
10	سوشل سیکریٹری	جناب شہزاد آفتاب	0300-2104841
11	منیجمنٹ سیکریٹری 1	جناب فاروق سعید	0300-2394140
12	منیجمنٹ سیکریٹری 2	جناب عبدالوہاب متین	0321-2064453
13	پروگرام سیکریٹری 1	جناب عمران سبحان	0300-2054826
14	پروگرام سیکریٹری 2	جناب عمران ممتاز	0344-2982939
15	جوائنٹ فنانس سیکریٹری	جناب دانش منظور	0321-2398909
16	جوائنٹ فنانس سیکریٹری	جناب محمد اُمیس	0300-2273208
17	جوائنٹ لیٹریسی سیکریٹری	جناب محمد شعیب	0345-2205147
18	جوائنٹ لیٹریسی سیکریٹری	جناب صارم زکائی	0334-3521576
19	جوائنٹ انفورمیشن سیکریٹری	جناب عبدالمعیز بقائی	0342-2649917
20	جوائنٹ انفورمیشن سیکریٹری	جناب محمد فرقان	0300-3536031
21	جوائنٹ سوشل سیکریٹری	جناب محمد عابد یاسین	0323-2132044
22	جوائنٹ سوشل سیکریٹری	جناب دانیال احمد	0345-1292634
23	جوائنٹ منیجمنٹ سیکریٹری	جناب بلال طارق	0333-3137657
24	جوائنٹ منیجمنٹ سیکریٹری	جناب وسیم احمد	0333-2166096
25	جوائنٹ منیجمنٹ سیکریٹری	جناب اورنگزیب بقائی	0342-2694185
26	جوائنٹ منیجمنٹ سیکریٹری	جناب سلمان علی	0333-2114671
27	جوائنٹ منیجمنٹ سیکریٹری	جناب رضوان عاقل	0321-2565097
28	کورڈینیٹر	جناب نبیل احمد	0333-3026847
29	کورڈینیٹر	جناب فہد اشرف	0300-3611645
30	کورڈینیٹر	جناب محمد امتیاز	0346-4049618

CamScanner

اراکین بزم ادب کمیٹی 2013

جناب انوار احمد قریشی (چیف ایڈوائزر)

0308-2011585

شکیل احمد ایڈووکیٹ (صدر)

0333-2110667

معراج ذاکر (ایڈیشنل سیکریٹری)

0300-2901335

لاریب ذکائی (جنرل سیکریٹری)

0321-2014350

فہد متین (نائب صدر)

0300-2369500

فہد صادق (لٹریچر سیکریٹری)
0321-2896813

کامران عاقل (فنانس سیکریٹری)
0345-2453354

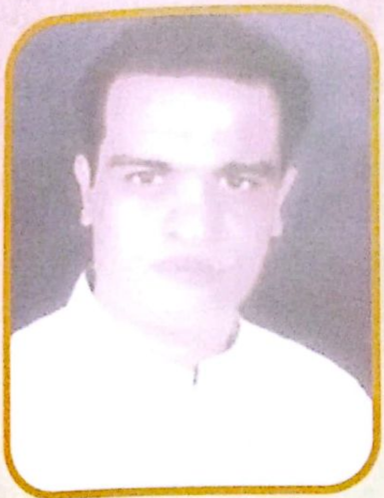
محمد اعظم (جوائنٹ سیکریٹری)
0321-8714764

فاروق سعید (منجمنٹ سیکریٹری)
0300-2394140

شہزاد آفتاب (سوشل سیکریٹری)
0300-2104841

حسان معیز (انفورمیشن سیکریٹری)
0300-3369971

عمران سبحان (پروگرام سیکریٹری)
0300-2054826

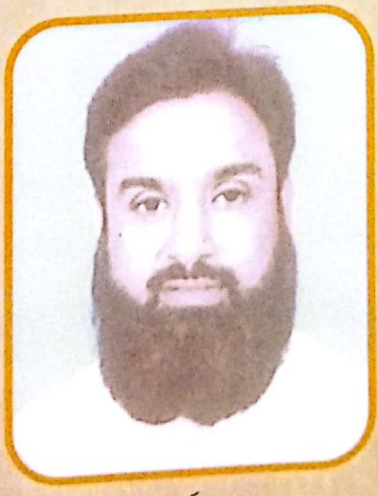
عمران ممتاز (پروگرام سیکریٹری)
0344-2982939

عبدالوہاب متین (منجمنٹ سیکریٹری)
0321-2064453

CamScanner

عبدالمعیز بقائی (جوائنٹ انفورمیشن سیکریٹری)
0342-2649917

صارم زقائی (جوائنٹ لیٹریسی سیکریٹری)
0334-3521576

محمد شعیب (جوائنٹ لیٹریسی سیکریٹری)
0345-2205147

محمد اُمیس (جوائنٹ فنانس سیکریٹری)
0300-2273208

دانیال احمد (جوائنٹ سوشل سیکریٹری)
0345-1292634

محمد عابد یاسین (جوائنٹ سوشل سیکریٹری)
0323-2132044

محمد فرقان (جوائنٹ انفورمیشن سیکریٹری)
0300-3536031

رضوان عاقل (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0321-2565097

اورنگزیب بقائی (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0342-2694185

وسیم احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0333-2166096

ال طارق (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0333-3137657

محمد امتیاز (کورڈینیٹر)
0346-4049618

فہد اشرف (کورڈینیٹر)
0300-3611645

نبیل احمد (کورڈینیٹر)
0333-3026847

استقبالیہ کمیٹی برائے بزمِ ادب

جناب روشن اختر صاحب (صدر جمعیت)
جناب چوہدری محمد مبین صاحب
جناب چوہدری محمد انیس صاحب
جناب شیخ محمود احمد صاحب
جناب تنویر اختر صاحب (فنانس سیکریٹری)
جناب نسیم الدین صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیت)
جناب امیر حسن جیلانی صاحب
جناب ناظم الدین بقائی صاحب
جناب منصور صاحب (فیشن گارمنٹس)
جناب امتیاز بقائی صاحب
جناب جمال الدین بقائی صاحب
جناب منصور احمد صاحب (چھالیہ والے)
جناب تنویر احمد صاحب (کپڑے والے)
جناب رفیع الدین صاحب (رفیع سنز والے)
جناب احسن ذکی صاحب
جناب مختار احمد شیخ صاحب
جناب عزیز حسن جیلانی صاحب
جناب عنصر پاشا صاحب (حیدر آباد والے)
جناب شیخ رئیس احمد صاحب

جناب شیخ تاج احمد صاحب
جناب اہتمام الدین صاحب
جناب منصور صاحب (بلڈنگ ہارڈ ویئر)
جناب منظور احمد شیخ صاحب
جناب محمد انصار قریشی صاحب
جناب امتیاز ذکائی صاحب
جناب شکیل احمد نوری صاحب
جناب محمد حارث صاحب
جناب محمد عاطف صاحب
جناب محمد آصف صاحب
جناب ممتاز احمد صاحب
جناب سلطان احمد صاحب (ایڈوکیٹ)
جناب وسیم احمد (وسیم اسٹیٹ)
جناب محمد نقی صاحب (نقی برادرز والے)
جناب شاہد احمد (شاہد برادرز)
جناب محمد سہیل کپڑے والے
جناب سعید احمد قریشی صاحب
جناب عابد انور صاحب
جناب مرسلین صاحب (نقی برادرز والے)

مسز دانش

ہم نے نفس کو کس خواہش سے باز رکھا؟

ناشکری کے صحرا میں تکبر کے سراب میں

اصراف کی راہوں میں، تصنع کے دلدل میں

خدا کرے ہمارے لیے ''لباسِ تقویٰ'' آسمانوں سے تیار ہو کر ہوئے

گیارہ مہینے خوب کھایا اور کھاتے چلے گئے، اور اب کھانے کے لئے گھر کا دسترخوان ہی نہیں سجتا، سڑکوں پر کھایا جاتا ہے، چوک چوراہوں پر کھایا جاتا ہے، جیسے دسترخوان خوشی پر سجتے ہیں کم وبیش ویسے ہی دسترخوان غمی پر بھی سجتے ہیں۔ یہ کھانے کی عادہمیں ایسی بھا گئی کہ کھاتے ہی چلے گئے اغیار کے جوتے کھائے، قومی حمیت کو بیچ کھایا ملکی خزانے کو لوٹ کھایا، قرضے کھا کر بینکوں کو دیوالیہ کر دیا، ڈالروں کے عوض پاکستانیوں کو بیچ کر کھا گئے، غیرملکی امداد کھا گئے، ریاستی ادارے کوڑیوں کے مول فروخت کر کے کھا گئے، حلال کھایا حرام کھایا لیکن۔۔۔۔شکم سیری نہ ہو سکی۔۔۔۔!!

اور اب آیا ہے، ماہ رمضان، ماتزکیہ، لیکن اس بھوک اور پیاس کے مہینے میں ہم خواہش شکم سیری سے اتنے مغلوب ہو جاتے ہیں کہ ایک ماہ کا بجٹ بڑھ کر دو ماہ کا واحد ہو جاتا ہے، بھوک پیاس کی اس مشقت سے گزرنے کا واحد مقصد تو ''تقویٰ'' کا حصول تھا، تزکیہ تھا۔ ہمارا دین ہمیں شکم سیری سے روکتا ہے۔ اور رمضان ہمیں بھوکا رکھ کر روحانی بالیدگی کی مشق کرانے آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہی ''بھوک'' ہمیں رب کی معرفت ادا کرنے کے بجائے اشتعال انگیز بنا دیتی ہے۔ جتنے اشتعال انگیز مناظر ماہ رمضان میں دیکھنے میں آتے ہیں باقی گیارہ ماہ میں نہیں۔ یہاں بھی شیطان کامیاب اور ہم ناکام۔۔۔۔تزکیہ پھر کس چیز کا کیا؟ تقویٰ پھر کہاں نظر آیا؟ جب رویے ہی نہ بدلے۔ رمضان تو رحمتوں کا مہینہ ہے، جب کہ ہم ماہ رمضان میں اضافی بوجھ ڈالتے ہیں گھر کے نوکروں پر۔ ان سماجی رویوں کی روشنی میں ہم تزکیہ اور تقویٰ اور تربیت کا مفہوم خود متعین کر سکتے ہیں۔ شعبان کے آخر سے تمام اشیائے خورد ونوش اور مشروبات کے اشتہارات ''رمضان کی خصوصی آفر'' کے ساتھ آنا شروع ہو جاتے ہیں سحر وافطار کے خصوصی پیکجز نظروں سے گزرتے کہ سحری صرف 500 روپے فی کس اور افطار کے لوازمات مع کھانے کے صرف 1000 روپے کی خصوصی پیشکش۔ اب وہ سحر وافطار کی نشریات ہوں یا آخری عشرے کی طاق راتیں۔ ایسے پرکشش پروگرامات ہ بجے اور بڑے سب سحر وافطار کے اوقات میں ٹکٹکی باندھے ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور خیال ہی نہیں آتا کہ یہ بابرکت گھڑیاں تو رجوع اللہ کی گھڑیاں ہیں۔ شب قدر کے موقع پر آس پڑوس سے ٹی وی کی آوازیں سن کر سوچتی ہوں کہ رات رات بھر کی نشریات گھنٹوں کی دعائیں۔ سب کچھ نے اتنا محور کھا کہ صبح ہوتے خیال آیا کہ ''اوے مجھے بھی تو کچھ منگنا تھا۔ اپنے گناہوں پر استغفار تو مجھے خود ہی کرنا تھی۔ میرے حصے کی دعا کوئی دوسرا بھی مانگ سکتا ہے بھلا'' اب ٹی

وی چینلز سحر وافطار کے ساتھ طاق راتوں کا بھی اہتمام کرتے ہیں جو خواتین وہاں پہنچ جاتی ہیں۔ باقی گھروں پر لطف اندوز ہوتی ہیں ان نورانی ساعتوں سے جن کے ''نور'' کو کیمروں کی لائٹ چکا چوند کر دیتی ہے۔

مجھ سے کسی نے کہا کہ رمضان میں ایک سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرنا کہا اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی دو وقت سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تھا اور بھرے ہوئے پیٹ کو آپ نے کبھی پسند نہیں کیا۔ تب میں نے سوچا کہ عام دنوں میں تو شاید اس سنت پر عمل کرنا کسی درجہ میں ممکن ہو جب دستر خوان پر دال چاول، یا سالن روٹی ہوتا ہے لیکن رمضان میں جب دستر خوان پر دہی بڑے، چھولے، سموسے، چائنیز رول، کٹلس، چکن پکوڑے، فروٹ چاٹ، فرائی پلک اور بینگن کے پکوڑے، شربت اور شیک بیک وقت موجود ہوں تو اس سنت پر عمل کس طرح ممکن ہے کہ پیٹ کے دو حصے بھرے اور ایک خالی رہے۔ پھر تو ستر خوان سے اٹھ کر نماز پڑھنا دوبھر لگتا ہے۔ رکوع، سجدے، بھرا ہوا پیٹ بوجھل بنا دیتا ہے۔ اور خاتون خانہ فکر میں ہے کہ اہل خانہ کسی کمزوری کا شکار نہ ہو جائیں۔ گھی کے پراٹھوں، کباب اور قیمے کے ساتھ کھجلا، پھینی بھی ہے۔ کھجور کا شیک اور لسی بھی ہے، پھر وہی حلق تک بھرا ہوا پیٹ، لمحہ لمحہ آتی ڈکاریں۔ اور فجر کی تلاوت۔۔۔!! (یہ مناظر رمضان میں سے اکثر گھر والوں کے مناظر ہیں) یہی وجہ ہے کہ رمضان اور بہت کچھ دے جاتا ہے لیکن اس تزکیہ نفس سے ہم محروم رہ جاتے ہیں (خدانخواستہ)۔ امام غزالیؒ نے فرمایا تھا کہ ''بھرا ہوا پیٹ بندے اور رب کے درمیان حجاب ہوتا ہے''۔ اور ماہ رمضان میں ہماری بسیار خوری اور شکم سیری میں کمی ہونے کے بجائے اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم رب کی معرفت سے دور ہی رہ جاتے ہیں ہمارا نفس ویسا ہی دھندلا، میلا، کچیلا رہ جاتا ہے، کیونکہ ہمارا بھرا ہوا پیٹ (یا پیٹ کو بھر لینے کی خواہش) ہمارے اور رب کی معرفت کے درمیان حجاب بنی رہتی ہے۔ ہم کچھ ظاہری رسوم، کچھ اضافی تلاوت یا نوافل کو ہم تقویٰ سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ اور تقویٰ وہ اسپرٹ ہمارے اندر پیدا نہیں کر پاتا کہ باقی گیارہ ماہ میں ہمیں روک سکے، نافرمانی کے راستوں سے، جائز لذتوں سے دور رہ کر ناجائز بچنے کی قوت پا سکیں۔ ہم نے نفس کو کس خواہش سے باز رکھا۔ کب ہم نفس کے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ ہم گھوڑے کی لگامیں تھامے رہے وہ ہمیں سرپٹ دوڑاتا رہا۔ شکر کی جگہ ناشکری کے صحرا میں، عجز کی جگہ تکبر کے سراب میں، اعتدال کی بجائے اسراف کی راہوں میں، سادگی کے بجائے تصنع لے دلدل میں اخلاص ومحبت کی جگہ بغض، عداوت اور کینہ کے راستوں پر۔

نہ معلوم پھر اگلا رمضان نصیب ہو کہ نہ ہو۔ آیئے عہد کرتے ہیں کہ رمضان نہ رہے گی بلکہ ''لباس تقویٰ'' آسمانوں سے تیار ہو کر ہمارے لئے آئے اور جب عید پر گھر میں آپ نئی چادریں، نئے تکیے، نئے پھول سجائیں تو اس بوسیدہ اور تار تار لباس تقویٰ کی جگہ ایک نئی پوشاک نیا لباس تقویٰ آپ کا منتظر ہو اور آسمان پر آپ کے لئے بھی صدائیں ہوں کہ ''مقبول ہوئی آپ کی مزدوری۔ پورا کر دیا آپ نے اپنے حصے کا کام۔۔۔!!''

علم

ذین ذکائی

علم کے معنی ''جاننا ہیں۔ اسلام میں علم کی بڑی فضیلت اور اہمیت حاصل ہے۔

قرآن مجید میں علم کی اہمیت فضیلت:

قرآن مجید میں علم کی اہمیت کوفضیلت کے متعلق کئی آیات موجود ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہے۔

آیت نمبر1:۔ اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔(سورۃ مجادلہ : 11)

آیت نمبر2:۔ کہہ دیجئے کہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے ہیں۔(سورۃ الزمر 9)

آیت نمبر3:۔ بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں

اس کے علاوہ آپ ﷺ پر پہلی وحی بھی علم کے متعلق نازل ہوئی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیئے جس نے پیدا کیا

انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا۔

پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم

کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کا اسکو علم نہ تھا۔(سورۃ العلق :۱ تا ۵)

احادیث نبوی ﷺ میں علم کی اہمیت وفضیلت :۔

علم کی اہمیت وفضیلت کا ذکر احادیث نبوی ﷺ میں بھی کئی مقامات پر آیا ہے۔

''علم کی طلب ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے''۔(صحیح بخاری کتاب العلم)

''علم حاصل کرو چاہے اس کیلئے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے''۔(صحیح بخاری کتاب العلم)

''حصول علم میں سمجھداری بہت اعلیٰ چیز ہے۔(صحیح بخاری کتاب العلم باب ۶۵)

''علم اور حکمت میں حسد کرنا درست ہے''(صحیح بخاری کتاب العلم)

''علم میں شرمانا بُری بات ہے۔(صحیح بخاری کتاب العلم باب ۱۰۶)

علماء کی باتیں سننے کیلئے چپ رہنا ضروری ہے۔(صحیح بخاری کتاب العلم باب ۱۰۱)

''علم کی باتوں کا لکھنا بدعت نہیں ہے'۔(صحیح بخاری کتاب العلم باب ۹۳)

پیاری بات

فہد متین

جب سانپ زندہ ہوتو وہ چیونٹیاں کھاتا ہے

اور جب سانپ مرجائے تو چیونٹیاں اسے کھاتی ہیں

وقت کبھی بھی بدل سکتا ہے

ایک درخت سے کئی لاکھ ماچس کی تیلیاں بنتی ہیں

مگر ایک ماچس کی تیلی کئی لاکھ درخت جلاسکتی ہے

تو زندگی میں کبھی کسی کو مت ستانا شاید آپ طاقتور ہو

مگر مت بھولو وقت آپ سے زیادہ طاقتور ہے

(انکے لیئے جو سمجھتے ہیں کہ وہ زیادہ طاقتور ہیں)

حصول علم کی دعائیں (قرآن و حدیث کی روشنی میں)

حصول علم کی دعائیں قرآن و حدیث میں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔رَبِّ اشرُخ لی صَدِریٗ و؟یَسِر نی أمزِ ی وَاخلل عَقدَۃً مِّن یفقھُو قولی (ظه 25-28)

ترجمہ: اے میرے رب! میرے لیئے میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے (تاکہ) وہ میری بات سمجھ سکیں۔

۲۔رَبِّ زِدنی عِلماً (طہٰ :۱۱٤)

ترجمہ: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

۳۔اَللّٰھُمَّ اِنّی أسئلك عِلماً نّافِعاً وَّعَمَلاً مُتقَبَّلاً وَّ رِزقاً طَیّباً (مشکوۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، قبول ہونے والے عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

خدارا! خود کو پہچانو

فہد متین

پاکستان سات حروف پر مشتمل یہ لفظ مجھے ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ میں فرنگیوں جیسا جذبہ حب الوطنی رکھتی ہوں یا شاید یہ کہ میرا ملک مدینہ منورہ کے بعد اسلام کے نام پر بننے والی دنیا کی دوسری بڑی مملکت ہے اسکی بنیاد کلمئہ توحید ہے اسکا مطلب لا الہ الا اللہ ہے اسکا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اسکا معاشرہ اسلامی اقدار کا عکس ہے اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے یہ سب چیزیں میری حب الوطنی کو مزید بڑھاؤ اور مزید تقویت بخشتی ہیں۔ مگر آجکل پاکستان کے جو حالات ہیں انہیں دیکھ کر میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ ہم آخر کیا ہیں ایک مسلمان یا پھر پاکستانی ؟ اگر ہم مسلمان ہیں تو پھر ہم اپنے بھائیوں کو ''تعصب پسندی'' کا شکار ہو کر کیوں کھلے عام قتل کر رہے ہیں ؟ اگر ہم مسلمان ہیں تو پھر ہم سے سانحہ سیالکوٹ کیوں سر زد ہوگیا ؟ اگر ہم مسلمان ہیں تو ہم نے کرپشن میں اتنا نام کیوں پیدا کر لیا ؟ حالانکہ ہمارے مذہب میں رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے دونوں کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ اگر ہم مسلمان ہیں تو ہمارے معاشرے میں Cat Walks اور Fashion Weeks کے نام پر اتنی فحاشی کیوں پھیل رہی ہے ؟ کیا ہم قرآن کی بتاتی ہوئی شرم و حیاء کو بھول گئے ہیں اگر ہم مسلمان ہیں اور ایک اسلامی مملکت کا حصہ ہیں تو یہاں خلفائے راشدین کے دور جیسا انصاف کیوں فراہم نہیں کیا جاتا ؟

اگر ہم مسلمان ہیں اور ختم نبوت ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہم توہین رسالت ؐ پر اپنے منہ کو کیوں سی لیتے ہیں؟ جب ہم اپنے آقا اپنے آخری رسول اور محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنی جان اور مال تو کجا اپنی زبان تک نہیں ہلا سکتے تو پھر ہم کہاں کے مسلمان ہوئے کیا ہم مسلمان ہیں ؟ کیا ہم حضور ﷺ کے امتی ہیں؟

چلیں آپ ایک اچھے مسلمان نہ ہی مگر کیا آپ ایک اچھے شہری ہیں؟ کیا آپ واقعی میں ایک پاکستانی شہری ہیں؟ اگر آپ پاکستانی ہیں اور یقیناً میرا یہ کالم پڑھنے والے تمام افراد پاکستانی ہی ہونگے تو آپ کو اپنے ملک کی تاریخ تو یقیناً یاد ہوگئی کہ ہم نے کتنی مشکلات سے دوچار ہو کر یہ ملک حاصل کیا ہے۔ میری ماؤں، بہنوں اور میرے بھائیوں نے اپنی جان و مال کی قربانی دے کر ہمیں یہ ملک دیا ہے آج ہم اس ملک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں ؟ کیوں ہم نے اس ملک کی سرحدوں کو دہشت زدہ علاقہ قرار دیکر ''امریکہ'' کے ڈرون حملوں کیلیئے وقف کر دیا ہے؟ کیوں ہم نے چند روپوں کے خاطر اپنے معدنیات سے بھرپور ملک کو IMF جیسے ادارے کے پاس ''گروی'' رکھوایا ہے ؟ ہم کیوں مہنگائی کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے ؟ اگر ہم پاکستانی ہیں تو پھر ہم اپنے ملک کی سالمیت کی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ پاکستانی اپنے آپ کو زندہ قوم کہلواتے ہیں کیا آپ زندہ قوم ہیں؟ زندہ قومیں تو اپنے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہیں۔ ہم کیا ہیں ؟ میرے خیال میں ہم آج تک یہ ہی نہیں جان سکے مگر اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں کہ ہم ایک قوم ہیں پاکستانی قوم زندہ قوم۔ خدارا! اپنے آپ تو پہچانیں کہ آپ کیا ہیں اور کیا کر سکتے ہیں ، خدا نے آپ تو معدنیات اور ذہانت سے بھرپور ملک دیا ہے۔ ایک ایسا ملک جسکے ایک سرے پر ہمالیہ اور کے ٹو سر اٹھائے کھڑے ہیں تو دوسرے سرے پر بحرہ عرب ٹھاٹیں مار رہا ہے کیا آپ ایسے زرخیز ملک کی قدر نہیں کریں گے؟ اس سے بھی بڑھ کر آپ اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت ہیں جب اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو عشق کی انتہا تک چاہتا تھا تو آپ خود تصور کریں کہ وہ آپ سے کتنا لگاؤ رکھتا ہوگا۔ آپ اپنے ملک کی بہتری کیلئے کوششیں شروع کریں پھر دیکھیں کہ آپ کا رب آپکی راہیں کیسے ہموار کرنا ہے بقول علامہ اقبال

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

کہنا چاہوں گی کہ خدارا! آپ یہ بات جان لیں اور اسے ذہن نشین کرلیں کہ آپ ایک مسلمان ہیں اور ایک پاکستانی۔ اب! اپنے کام کا آغاز کیجئے۔

CamScanner

راحیلہ تبسم زوجہ شکیل احمد

کاروباری اخلاقیات

نبوی ﷺ ہدایات کی روشنی میں

24 ھ میں سب سے پہلے کچھ تاجر ہندوستان کے شہر کیرالہ میں تشریف لائے۔ وہ مقامی باشندوں کے ساتھ عام تجارتی سطح کے معاملات انجام دیتے رہے۔ مگران کی ایمانداری اور اخلاقیات سے مقامی صارفین پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ مقامی باشندے ان کے طریقہ تجارت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، جلد ہی ان کی شہرت مقامی ''راجا چیرامن پیرومل'' تک پہنچ گئی۔ راجا نے ان تاجروں کو دربار میں طلب کیا۔ ان سے تجارتی اصولوں کے متعلق بات کی۔ مسلمان تاجروں کے اخلاق، عادات اور اصول مقامی تاجروں سے بہت مختلف اور نرالے تھے۔ بادشاہ کے اس تجسس اور حیرت کے باوجود انتہائی سادہ انداز میں جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا یہ رویہ اور اخلاق سب پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کے مرہونِ منت ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان تاجروں میں حضرت مالک بن دینار بھی شامل تھے اور کیرالہ میں واقع مالک بن دینار نامی قدیم تاریخی مسجد انہیں کے نام سے راجا نے تعمیر کروائی۔

مورخین لکھتے ہیں کہ راجا اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات سے اس قدر متاثر ہوا کہ ان تاجروں کے اعلیٰ اخلاق کی بدولت اسے برصغیر کے پہلے مسلمان ہونے کا شرف حاصل ہوا اور مکہ مکرمہ جا کر حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ تاریخ اس نومسلم راجا کو تاج الدین کے نام سے جانتی ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والا واقعہ اپنے اندر گہرا سبق رکھتا ہے، یہ دراصل اسی روایت کا تسلسل ہے جو اہل اسلام کا شروع سے شعار رہی۔ اسلام کے پیروکار جہاں بھی گئے اپنی عادات اور اطوار کی بدولت لوگوں کے دلوں کو فتح کرتے چلے گئے۔ اسلامی اقدار و روایات کا پرچار انہوں نے گفتار سے زیادہ کردار کے ذریعے کیا۔ یہ بھی تاریخی حقیقت ہے صحابہ کرام نے دنیا بھر میں سفر دو طرح کے مقاصد کے تحت کیا: جہاد ی تجارت۔ دونوں ہی موقعوں میں انہوں نے اخلاق کے ذریعے لوگوں کو اسلام کا گرویدہ بنایا۔ ہم سمجھتے ہیں، اگر تاجر برادری آج بھی صحابہ کے نقش قدم پر چل کر اپنا سراپا دین میں ڈھال لے اور کاروباری اخلاقیات اپنا لے تو یقیناً اسلام کی سچی تصویر دنیا بھر کے سامنے آسکتی ہے۔ اسی تناظر میں ہم چیدہ چیدہ تجاریت اخلاقیات ذکر کرتے ہیں۔

احادیث نبوی کی روشنی میں باکمال تاجر کے اوصاف واخلاق کی وضاحت کچھ یوں ہے:

لین دین میں نرمی اور خوش اخلاقی: تجارتی معاملات میں خوش اخلاقی سے پیش آنا تجارت میں ترقی کا باعث ہے۔ لین دین میں نرمی سے پیش آنا چاہیے، سختی اور درشت روی سے احتراز کرنا چاہیے۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچے تو نرمی اور کرگزر کا معاملہ کرے، خریدے تو نرمی اور درگزر کا معاملہ کرے، جب (قرض وغیرہ) کا تقاضا کرے تو نرمی اور سہولت اختیار کرے۔'' (ابن ماجہ 321/3)

مطلب یہ ہے کہ تاجر اور گاہک اپنے معاملات نرمی اور سنجیدگی کے ساتھ خوشگوار ماحول میں سرانجام دیں۔ سختی، ترش روئی اور سخت کلامی

سے پیش نہ آئیں ۔متانت اورنرم خوئی سے معاملہ کرنے پر نہ صرف خدا کی رحمت اترتی ہے، بلکہ لوگ بھی مانوس ہوں گےاور تجارت میں بھی ترقی ملے گی۔

مبالغہ آمیزی کی ممانعت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا'' تجارت میں خیر و برکت اس وقت ہوگی جب خریدی جانے والی چیز کی تنقیص اور مذمت نہ کرے اور جو فروخت کر رہا ہے اس کی زیادہ تعریف نہ کرے، حق ادا کرے اور بہر صورت قسم سے بچے۔'' (کنزل العمال 130/4)

اپنا مال جلدی نکالنے کی حرص میں خواہ مخواہ مبالغہ آمیزی نہیں کرنی چاہیئے۔یعنی اپنے مال کو بلا وجہ بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔اسی طرح اپنے لیے خریداری کرتے ہوئے مطلوبہ چیز کی بلا وجہ مذمت کر کے ریٹ کم کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔گاہک کو مطمئن کرنے کیلئے بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہیے۔

عیب دار چیز فروخت کرنا: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا''جس نے عیب دار چیز کو عیب بتائے بغیر بیچ دیا وہ ہمیشہ غضب الٰہی میں اور فرشتوں کی لعنت میں گرفتار رہے گا۔'' (الترغیب والترہیب:361/3)

ذرہ بھر نفع کی لالچ میں خریدار کو کوئی عیب دار چیز بیچ دی کہ اگر اسے بتایا جاتا تو وہ یقیناً نہ خریدتا یا اس قیمت پر لینے پر راضی نہ ہوتا ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ایسا شخص اللہ کی لعنت اور غصے کو دعوت دینا ہے اللہ کے غضب اور لعنت کے بعد کیسے سکون اور چین میسر آسکتا ہے؟

کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ نے مجبور اور پریشان حال کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔(ابوداؤد 75/2) کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا ظلم ہے، مجبور اور حاجت مند سے تعاون کرنا چاہیے نہ کہ اس کی حالت سے ناجائز جائدہ حاصل کرنا چاہیے۔اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص کسی پریشانی کی وجہ سے سامان بیچ رہا ہے یا کسی مصیبت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے نیلامی کر رہا ہے اس سے کم قیمت پر خریداری کرنا جائز نہیں۔

اسی طرح ضرورت اور گرانی کے دنوں میں زیادہ دام پر اشیاء فروخت کرنا بدترین فعل ہے، جیسے رمضان، عیدین اور شادی بیاہ کے موسم میں بلا سبب نرخ بڑھانا بھی غلط ہے۔

ملاوٹ اور دھوکہ دہی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ (بازر میں) غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس غلے کے ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈالا تو آپ کا ہاتھ بھیگ گیا (غلہ پانی سے تر کیا گیا تھا) آپ نے پوچھا:''یہ کیا ہے؟'' غلے والے نے کہا:''یارسول اللہ! بارش کا پانی پڑ گیا ہے، تو آپ نے فرمایا تم نے اس بھیگے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھا کہ لوگ اسے دیکھ لیں، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔(ترمذی 598/3)

عیب دار سامان کو عمدہ مال کے ساتھ ملا کر بیچنا جائز نہیں، ہاں اگر عیب ظاہر کر دے تو پھر درست ہے، گاہک خریدے یا رد کر دے اس کی مرضی

CamScanner

لاریب ذکائی

کر نہ کر

بے دلائل بے حوالہ بے سند
ہیں یہ سب باتیں مگر ہیں مستند

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ذہنی قوت بخشی ہے تا کہ وہ اپنے ہر عمل کو غور وفکر کے ساتھ اور سمجھ کے ساتھ ادا کرے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے تو اے انسان جب تجھے تیرے رب نے اتنا بڑا درجہ دیا ہے تو تو اپنے اعمال بھی اتنے ہی بلند اور پاک رکھ تیرے رب نے تجھے زندگی بسر کرنے کے ہر فعل کو انجام دینے کیلئے جگہ جگہ ہدایات کے سرچشمے دیئے ہیں لیکن تو ان پر عمل کر نہ کر یہ تیرے ظرف میں ہے جن میں چند ہدایات درج ذیل ہیں۔

- تم خدا کو اپنے جسموں اور روحوں کا رب سمجھو جس نے تمہارے جسموں کو بنایا اور وہی تمہارا خالق مالک ہیں اُس بِن کوئی چیز موجود نہیں۔
- تو چغلی نہ کر تو گلہ نہ کر اور جو تیرے دل میں نہیں وہ زبان پر مت لا۔
- تو ایسا لباس نہ پہن جس سے تو انگشت نما ہو۔
- تو بازار میں ننگے پیر اور ننگے سر نہ پھر۔
- تو پانی کے برتن کو ڈھک کر رکھ۔
- اگر تجھے توفیق ہو تو اپنے پاس ایک گھڑی ضرور رکھ۔
- جب دو آدمی باتیں کر رہے ہوں تو ان میں خواہ مخواہ دخل نہ دے۔
- اگر تو مالدار ہے تو اپنے جسم پر اس نعمت کے آثار شکر گزاری سے ظاہر کر۔
- جو آدمی وسعت ہوتے ہوئے بھی شادی نہ کرے وہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے نہیں۔
- موذی جانوروں مثلاً : سانپ، بچھو، وغیرہ کے ایزاد ینے سے پہلے ہی ان کو مار دینا یہ گناہ نہیں ہے بلکہ انسانوں پر رحم ہے۔
- تو کسی سودے پر سودے اور کسی نسبت پر نسبت نہ کر جب تک کہ پہلے معاملے کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ (سوائے نیلامی کے)
- اے مرد تو اپنا لباصوفیا نہ رکھ۔
- تو اپنے ہاتھ میں لکڑی لے کر گھر سے نکلا کر۔
- اے خاتون تو نامحرم مرد کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھ۔
- تو جس چیز کو جہاں سے اٹھائے پھر وہیں پر رکھ دے۔
- تو دوسروں کی کتاب پر بغیر اجازت نشان نہ لگا نہ اس پر نوٹ لکھ تو غیر اسلامی رسوم اور غیر مسلم اقوام کے رسم و رواج اختیار نہ کر اس سے پرہیز کر۔
- تو قبرستانوں میں بھی جا کر عبرت حاصل کیا کر
- تو دنیا سے دل نہ لگا بلکہ رضائے الہیٰ کا شوق پیدا کر
- تو حتی الوسیع دن میں ایک بار ضرور خدا کے آگے آنسوؤں سے رولیا کر
- تو دنیا میں کچھ وقت تنہا رو تنہا بیٹھنے کی عادت ڈال۔
- تو بزرگ اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کر۔
- تو کھانا ختم کر کے ہمیشہ الحمدللہ کہا کر۔
- تو کوشش کر کہ تجھے زندگی کی ہر مسنون دعا ہر موقع پر یاد ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
تم میں سے جس شخص میں یہ چار صفات موجود ہوں
اسے دنیا کی کسی چیز کی محرومی نقصان نہیں پہنچاسکتی

امانت کی حفاظت	اخلاق کی اچھائی
بات کی سچائی	حلال کی کمائی

CamScanner

حضرت خالد بن ولید

معراج ذاکر

حضرت خالد بن ولید جیسی شخصیتیں تاریخ میں کبھی کبھار ہی جنم لیتی ہے ۔ حضرت خالد بن ولید قریش قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے خاندان کا نام مخزوم تھا قریش کی علمبرداری اس خاندان میں تھی حضرت خالد کے دادا مغیرہ کا شمار قریش کے معزز ترین افراد میں ہوتا تھا۔

حضرت خالد بن ولید جنگی حربوں اور اصول جنگ سے بخوبی آگاہ تھے ان کی جنگی صلاحیت کا مظاہرہ غزوہ احد میں پیش آیا کہ کس طرح مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر قریش کو پسپا ہونا سے بچالیا۔

حضرت خالد بن ولید صلح حدیبیہ کے بعد عمرو ابن العاصؓ، عثمان بن ابی طلحہؓ اور حضرت معاویہؓ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔

حضرت خالد نے موتہ کی جنگ میں جس بہادری کا مظاہرہ کر کے اسلامی فوج کی قیادت کی اور دربار رسالت سے سیف اللہ کا لقب پایا۔ حضرت ابو بکر کے عہد میں جھوٹے دعوائے نبوت طلحہ بن خویلد کے خلاف جنگ لڑی اور اس کا قلع قمع کیا ۔ بعد ازاں مالک بن نویرہ اور مسلمہ کذاب کے اٹھنے والے فتنوں کا خاتمہ کیا وہ اپنی مثال آپ تھا۔

فتنہ ال تداد سے نمٹنے کے بعد خالد بن ولید کو عراق کی طرف بھیجا گیا جہاں ایرانیوں سے مسلسل معرکے ہوئے ان معرکوں میں خالد کی جنگی تدابیر اپنی مثال آپ تھی۔ جنگ ذات السلاسل اور عین التمر کے معرکوں میں ایرانیوں کی شکست ان کے فن اور تدبیر کا نتیجہ تھی۔

حضرت ابو بکر نے ان کو عراق سے شام کی طرف جانے اور پوری فوج کی قیادت سنبھالنے پر مامور کیا۔ حضرت خالد نے شام میں نمایاں کارنامے دکھائے۔ بصرہ ، مکہ، نحنہ، تومر اور حودان فتح کیے۔ اجنارین کے میدان میں رومیوں کو شکست دی اور دمشق پہنچ کر اس کا محاصرہ کیا ۔ دمشق کی فتح کے دوران حضرت ابو بکر نے وفات پائی۔ اور حضرت عمر خلیفہ ہوئے انہوں نے خالد بن ولید کو معزول کر کے ابو عبیدہ ابن الجراح کو تمام افواج کا سالار اعلیٰ مقرر کیا۔

خالد بن ولید ایک عام سپاہی کی حیثیت سے ان کے ماتحتی میں مصروف پیکار رہے شام اور جزیرہ میں کئی فتوحات حاصل کیں اور آخر کار حمص میں اقامت اختیار کی اور وہیں حضرت عمر کے دور میں وفات پائی۔

حضرت خالد جیسے جرنیل تاریخ میں کبھی کبھار جنم لیتے ہیں انہوں نے کسی فوجی مکتب میں تعلیم نہیں پائی لیکن وہ پیدائشی جرنیل تھے۔ جنگ یرموک میں رومیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے خالد بن ولید نے یہ مشورہ دیا کہ تمام فوج ایک جگہ جمع ہو کر ایک سالار کی ماتحتی میں لڑیں اس پر عمل ہوا اور جنگ یرموک میں مسلمان کامیاب ہوئے۔

دوسری عالمی جنگ میں اتحادی فوجیں شکست پر شکست کھانے لگیں تو دو تین برس مشورہ کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ یہ تمام لشکر ایک جرنیل کے ماتحتی میں لڑیں اور اس پر عمل ہوا۔

یہ اتحادی جرنیل بڑے بڑے اور اعلیٰ فوجی درسگاہوں کے تربیت یافتہ تھے جب کہ خالد بن ولید نے کسی مکتب میں تعلیم نہیں پائی وہ صحرائے عرب کے ایک بدو عرب تھے خالد کے مشورہ کا تقابلی جائزہ اتحادیوں کے جرنیلوں سے کیا جائے اس طرح خالد کی حربی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔

خالد بن ولید کو شہادت کی بڑی آرزو تھی جب وفات کا وقت قریب آیا تو کہا۔

''میری تمنا شہید ہونے کی تھی میں نے سو (100) سے
زائد جنگیں لڑیں میرے جسم کا کوئی حصہ زخموں سے خالی نہیں
لیکن آج میں اس طرح جان دے رہا ہوں
جس طرح اونٹ بلبلا تے ہوئے جان دیتا ہے ۔''

CamScanner

مائدہ سلیم
(واٹرپمپ)

دنیا کے حیران کردینے والے درخت

☆ انڈونیشیاء کے جزیرے جاوا میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جو قد میں سات فٹ کے لگ بھگ لمبا ہوتو ہے۔ قدرت نے اس میں انوکھی خوبی پیدا کی ہے کہ وہ رات کو اس طرح چمکتا ہے کہ اس کی چمک میلوں دور سے دکھائی دیتی ہے اور اس کی روشنی میں پڑھا اور لکھا بھی جاسکتا ہے۔

☆ جنائز غرب الہند (West Indies) میں پارم کا ایک ایسا درخت موجود ہے جس کے تنے دنیا کے ہر درخت کے پتوں سے زیادہ لمبے ہیں اس کے ایک پتے کی لمبائی 65 فٹ بنتی ہے۔

☆ اس وقت دنیا کا سب سے اونچا درخت کیلی فورنیا (California) کے جنگلات میں ہے اور اس کا نام ہارووڈ ڈیسی ہے اور اس کی بلندی 37606 فٹ ہے۔

☆ جب سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا تو ہندوستان میں بڑ کا ایک ایسا درخت تھا جو اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ سکندر اعظم کی فوج کے ساتھ ہزار سپاہیوں نے اس کے نیچے پڑاوڈالا تھا۔

☆ جزائر غرب الہند (West Indies) میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جس کے شاخوں کا چھلکا اتار کر کھاتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس کا ذائقہ بھی ڈبل روٹی کی طرح ہوتا ہے اور تاثیر بھی۔

☆ ترکی کے شہر سمرنا میں ایک ایسا درخت اب بھی موجود ہے جس کا تنا قدرت نے اس طرح تین حصو میں تقسیم کیا ہوا ہے کہ تین دروازے بن چکے ہیں ان کے بیچ میں ایک سڑک گزرتی ہے۔

☆ آسٹریلیا میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جس کا تنا بوتل کی شکل سے ملتا جلتا ہے اس کے اس بوتل نما پتے میں ہر وقت پانی رہتا ہے اس کے تنے میں سوراخ کیا جائے تو پانی بہنے لگتا ہے۔ لوگ اسے شوق سے پیتے ہیں اور اسے پانی کا درخت کہتے ہیں۔

☆ آسٹریلیا، برازیل اور جنوبی امریکا میں ایک درخت ہے جس کے رس کا ذائقہ بلکل دودھ جیا ہے ایسے علاقے کے لوگ جہاں یہ درخت پائے جاتے ہیں اس کے رس کو دودھ کی طرح ہی استعمال کرتے ہیں اور اس کو دودھ کا درخت کہتے ہیں۔

فرقان

کون سا کام سب سے افضل

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا کام سب سے افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام آپ ﷺ نے فرمایا والدین سے نیک سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

چرم قربانی

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان کی طرف سے چرم قربانی کے ورکرز کے اعزاز میں ایک تقریب بمقام احباب صادق ہال A-579، بلاک D میں منعقد کی گئی ہے۔ جس میں کمیٹی کے صدر شیخ روشن اختر، جنرل سیکریٹری نسیم الدین (ایڈووکیٹ)، چوہدری محمد مبین اور چوہدری انیس احمد شیخ، نائب صدر انوار احمد قریشی، کنویر چرم قربانی شکیل احمد شوکت کی بعد آزں صدر اور دیگر مقررین نے اپنی تقریب میں چرم قربانی کے ورکرز کو خراج تحسین پیش کیا۔ کنونیر چرم قربانی شکیل احمد نے کہا کہ یہ لوگ ایسی عید کی خوشیاں چھوڑ کر کمیٹی کیلیئے 3 دن کام کرتے ہیں۔ آخر میں ورکرز میں تحائف اور شیلڈ تقسیم کی گئی۔ اور انکے لیئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا۔ آخر میں کنونیر چرم قربانی نے تمام حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا۔

شکیل احمد (ایڈووکیٹ)

0333-2110667

کنونیر چرم قربانی

عورت

ثوئیبہ فہد

عورت ایک مدبر ''وزیراعظم'' ہے جو ایک طرف اپنے بادشاہ (شوہر) کی نائب اور دوسری طرف گھر کی کابینہ وزارت کی صدر ہے وہ شوہر کو اپنے صائب مشورے اور دانائی کے باعث راہ راست پر قائم رکھتی ہے۔ جوان اولاد اور بیٹیوں پر عقلمندی اور حکمت عملی سے حکومت کرتی ہے۔لڑکیوں کی حرکات وسکنات کی نگرانی کرتی ہے۔ ملازموں کے کام پر نگاہ رکھتی ہے اور بیرونی حکومتوں یعنی اڑوس پڑوس اور رشتے داروں کے ساتھ تعلقات قائم رکھتی ہے معاہدے (رشتے داریاں) کرتی اور تنازعات کو خوش اسلوبی کے ساتھ سلجھاتی ہے۔

عورت ایک ''مشیر مال'' ہے جو روپے پیسے کے خرچ میں عقل و دانش اور کفایت شعاری سے کام لیتی ہے۔ ناجائز خرچ کو روکتی اور گھر کی شان میں کمی کیئے بغیر روپے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔

عورت ایک ''سفیر'' ہے جو معاشرے میں اسے خاندان کی نمائندگی کرتی ہے۔

عورت ایک ''پرائیوٹ'' سیکریٹری ہے جو ہر کام میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹاتی ہے۔

عورت ایک ''اسٹور کیپر'' ہے جو گھر کی تمام چیزوں کی غور وپرداخت اور نگرانی کرتی ہے ہر چیز کو اپنی مناسب جگہ پر رکھتی ہے اور خراب ہونے سے بچاتی ہے۔

عورت ایک ''استاذ'' ہے جو اپنے شیریں، خوشگوار اور محسوس طریقوں سے اپنی اولاد اور اپنے خاوند کو دنیا کے قیمتی سبق پڑھاتی ہے۔

عورت ایک ''مخلص دوست'' ہے جو مشکل سے مشکل حالات میں وفاداری کے مقدس عہد پر قائم رہتی ہے۔

عورت ایک ''وفادار خام'' ہے جو ہر خدمت کیلئے خندہ پیشانی کے ساتھ حاضر رہتی ہے۔

عورت ''ساز قدرت'' کا ایک ''شیریں نغمہ'' ہے۔جس کے دم سے کائنات کی رونق قائم ہے۔

عورت ایک ''تجربے کار رباورچی'' ہے جو بغیر سامان چرائے خاوند کے لیئے عمدہ عمدہ کھانے تیار کرتی ہے۔

عورت ایک ''ہوشیار چوکیدار'' ہے جو بلا تنخواہ شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔

اور اس کے علاوہ خدا جانے عورت کیا کیا ہے؟

ایک شاعر لکھتا ہے کہ میں دنیا میں جنت کی تلاش میں نکلا۔ میں نے فلک بوس محلوں میں اسے تلاش کیا میں نے بادشاہوں کے ایوانوں میں اس کو ڈھونڈا میں نے سرسبز وشاداب باغوں میں اس کی جستجو کی میں نے جنگلوں اور صحراؤں میں اس کو دیکھا۔

میں نے سمندروں کا پانی اس کو پانے کیلئے کھنگالا۔ میں نے خوشنما پھولوں میں پرندوں کی نغمہ سرائی اور قدرت کے رنگین نظاروں میں اسے ڈھونڈا۔لیکن وہ نہ ملی آخر تھک ہار کر میں اپنی جھونپڑی میں واپس آیا۔ اور میری حسین بیوی نے ایک شیریں شبنم اور میٹھی مسکراہٹ کے ساتھ مزاج پرسی کی تو میں چونک پڑا۔ کیونکہ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی میں نے سمجھ لیا کہ بیوی کی پاک محبت کا ہی، دوسرا نام ''جنت'' ہے اور دنیا میں کسی چیز کا نام جنت نہیں۔

سنہری حروف

انشراح ریحان

مجھے وہ دوست پسند ہے جو محفل میں میری غلطیاں چھپائے اور تنہائی میں میری غلطیوں پر مجھے سمجھائے۔

اللہ کے خوف سے گرنے والا آنسو بے شک چھوٹا کیوں نہ ہو لیکن اس میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ سمندر کے برابر گناہ مٹادیتا ہے

کسی دوسرے کی جانب انگلی اٹھانے سے پہلے سوچ لو کہ باقی چار انگلیوں کا رخ آپ کی جانب ہے

رمشاں ندیم
(باڑہ مارکیٹ)

فرمانِ نبوی ﷺ

جس نے کسی مسلمان کے خلاف غلط بات پھیلائی تا کہ اسے بد نام کر سکے اللہ روز محشر میں اسے آگ میں ذلیل و خوار کرے گا۔

فرمان نبوی ﷺ : فرمان نبوی ﷺ ہے میری امت کی ہلاکت کا سبب دو چیزیں ہیں

1۔علمِ دین کو چھوڑنا 2۔ مالِ دنیا کو اکٹھا کرنا۔

حدیث نبوی ﷺ جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نگاہ رحمت نہیں کرے گا۔

ارشاد نبوی ﷺ زمین پر گناہ کرنے سے بچو کیونکہ یہ تمھاری ماں ہے اس پر جو بھی نیک یا بد اعمال کئے جائیں گے یہ بتا دے گی

امت محمدی کی فضیلت

1۔ انکو ضعیف اور کمزور بنایا گیا تا کہ غرور نہ کریں۔

2۔ قد و قامت میں چھوٹا بنایا گیا تا کہ کھانے پینے اور لباس کا بوجھ زیادہ نہ ہو۔

3۔ انکی عمریں چھوٹی کر دیں تا کہ گناہ کم رہیں۔

4۔ انہیں فقراء بنایا تا کہ روز آخرت میں حساب ہلکا رہے۔

5۔ انہیں سب سے آخری امت بنایا تا کہ قبر میں رہنے کی مدت کم ہو۔

فرمان مصطفیٰ: حضور ﷺ نے فرمایا غافلوں میں ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ خشک زمین میں سبز دار درخت ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا!

- تقدیر کو دعا الٹا دیتی ہے۔
- نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔
- آدمی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

نمرہ ندیم

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا محتاجی اور غربت سات چیزوں سے آتی ہے۔

- جلدی جلدی نماز پڑھنے سے
- کھڑے ہو کر پانی پینے سے
- منہ سے چراغ بجھانے سے
- آستین یا دامن سے منہ صاف کرنے سے
- عصر کے بعد گھر میں جھاڑو دینے سے
- دانتوں سے ناخن توڑنے سے
- فجر کی نماز کے بعد فوراً سو جانے سے

جس گھر میں تعلیم
اور نیک ماں ہو
وہ گھر تہذیب اور انسانیت
کی یونیورسٹی ہے

CamScanner

ہاکی کی کہانی

محمد طیب سلیم، محمد سعد سلیم
(واٹر پمپ)

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ اس کھیل میں پاکستان تین بار اولمپک چمپیئن اور چار مرتبہ ورلڈ کپ کا فاتح رہا ہے۔ ہاکی کا کھیل کب اور کہاں شروع ہوا اس کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن بہر حال اس کی شروعات انگلینڈ، آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ سے ہوئی 1895ء میں چند قوانین بنا کر ہاکی کو با قاعدہ آرگنائز کیا گیا، 1900ء میں انٹرنیشنل ہاکی بورڈ قائم ہوا۔ جدید اولمپک گیمز میں ہاکی کو 1908ء میں شامل کیا گیا۔ جس میں چھ ممالک کی ٹیموں نے حصہ لیا اور میزبان انگلینڈ چیمپین بنا، اسی دور ہاکی کا کھیل برٹش آرمی کے ذریعے برصغیر میں آیا اور یہاں اس نے جلد مقبلیت حاصل کر لی۔ 1928ء میں انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن تشکیل دی گئی جو ہاکی کے قوانین بناتی ہے۔

ہاکی کی گراؤنڈ 100 گز کا ہوتا ہے ہاکی اسٹک کا وزن 45 اونس ہوتا ہے۔ ہاکی کی ٹیم 11 کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے، ایشین طرز کی ہاکی میں ایک گول کیپر، دو ول بیک، تین ہاف بیک اور چار فارورڈر پر مشتمل ہے ہاکی میں 35 منٹ کے دو ہاف ہوتے ہیں۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد دنیا میں کافی بحران آیا اس وجہ سے ہاکی کی طرف توجہ ہی نہیں دی گئی۔ 1928ء سے 1936ء میں برصغیر کی آزادی کے بعد دو عشروں تک عالمی ہاکی پر بھارت اور پاکستان کی حکومت رہی۔ 1948ء سے 1956ء تک بھارک اولمپک چیمپیئن رہا اور 1960ء سے 1968ء میں پاکستان کی حکومت رہی۔ تاہم 1976ء میں جرمنی کی جیت کے ساتھ پاکستان اور بھارت یہ راج ختم ہو گیا۔ پھر اسی کے عرصے میں مصنوعی گھاس (آسٹروٹرف) کی آمد کے بعد ہاکی پر یورپین ممالک چھا گئے کیونکہ آسٹروٹرف بہت مہنی ہوتی ہے اور ایشین آسٹروٹرف موجود نہیں جبکہ یورپ کے ممالک میں اسکول کے سطح پر اسی پر کھیل ہوتا ہے۔

1974ء میں ہاکی کا پہلا ورلڈ کپ کا ٹورنامنٹ اسپین (Spain) میں کھیلا گیا ور پاکستان اسکی کا چیمپیئن بنا، لاہور میں پہلی چیمپیئن ٹرافی کھیلی گئی جس کا آغاز 1979ء میں ہوا۔ یہ پہلی چیمپیئن ٹرافی بھی پاکستان نے جیتی اور پاکستان کا شمار دنیا کی چار بہترین ٹیموں میں ہوتا ہے۔

CamScanner

لامیہ صدیقی

سنہری باتیں

1۔ دوست ہمیشہ سونے کی طرح تلاش کرو کانچ کی مانند نہیں کیونکہ سونا ٹوٹنے بکھرنے کے بعد بھی اپنی قیمت قائم رکھتا ہے لیکن کانچ ٹوٹنے بکھرنے کے بعد اسکے ٹکڑے چبھتے تکلیف دیتے اور اسکی قیمت سوائے زخم کے کچھ نہیں۔

2۔ دو دوست آنکھ اور ہاتھ کی طرح ہوتے ہیں ہاتھ میں تکلیف آجائے تو آنکھ میں آنسو آجاتے ہے اور آنکھ میں آنسو آجائے تو وہ ہاتھ اس آنسو کو صاف کر دیتا ہے۔

3۔ جب کوئی تکلیف مصیبت یا بیماری میں آجائے تو اس خدا سے یہ نہ کہو کہ یہ بہت بڑی پریشانی ہے بلکہ پریشانی یا مصیبت سے کہو میرے اللہ بہت بڑا ہے۔

4۔ کوشش کرو کہ تم دنیا میں رہو، دنیا تم میں نہ رہے کیونکہ کشتی جب تک پانی میں رہتی ہے تیرتی ہے لیکن جب پانی کشتی میں آئے تو وہ ڈوب جاتی ہیں۔

5۔ جو محبت آپ کے نصیب میں ہے سارا زمانہ چاہے کہ آپ سے چھین لے مگر چھین نہیں سکتا۔

اور جو محبت آپکے مقدر میں نہیں اسے سارا زمانہ ملکر آپ کا کردے وہ آپکا نہیں ہوسکتا۔

ایشال صدیقی

کمزور عشق

مولانا رومیؒ خرید وفروخت کے سلسلے میں بازار تشریف لے گئے ایک دکان پر جا کر رک گئے کی ادیکھتے ہیں کہ ایک عورت سودا سلف لے رہی ہے سودا خریدنے کے بعد اس عورت نے رقم ادا کرنا چاہی تو دکان دار نے کہا ''عشق میں حساب کتاب کیسا؟ پیسے کی بات چھوڑو اور گھر جاؤ''۔ اصل میں یہ دونوں عاشق اور معشوق تھے مولانا رومیؒ اسکی بات سن کر غش کھا کر گر پڑے۔ دکان دار سخت گھبرایا اس دوران وہ عورت وہاں سے چلی گئی تھی۔ کافی دیر کے بعد مولانا رومیؒ کو ہوش آیا۔ تو دکان دار نے پوچھا مولانا صاحب! آپ کیوں بے ہوش ہو گئے تھے؟ مولانا رومی نے جواب دیا۔ ''میں اس بات پر بے ہوش ہوا۔ کہ تم دونوں میں عشق اتنا قوی اور مضبوط ہے کہ آپ میں کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔'' جب کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا عشق اتنا کمزور ہے کہ میں تسبیح کے دانے بھی گن گن کر گراتا ہوں۔''

اشباذ کائی

ارشادات و اقوال

☆ لوگوں سے اچھی بات کہو۔ (قرآن مجید)

☆ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ (حدیث)

☆ صفائی اور پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (حدیث)

☆ ہمیشہ سچ بولو اور جھوٹ سے بچو۔ (حدیث)

☆ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (حدیث)

☆ لوگوں میں اچھا وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (حدیث)

☆ بہترین کسب اپنے ہاتھ سے کام کرنا ہے۔ (حدیث)

☆ ہر شے کا ایک راستہ ہے جنت کا راستہ علم ہے۔ (حدیث)

☆ جس نے اپنی دو یا تین بیٹیوں کو بہترین تربیت دی وہ میرے ساتھ جنت میں اسی طرح ہوگا۔ (ہاتھ کی دونوں انگلیوں کو ملا دکھایا۔ (حدیث)

☆ بُرے لوگوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے۔ اور تنہائی سے نیک لوگوں کی صحبت (حضرت ابو بکر صدیقؓ)

CamScanner

سرجانی ٹاؤن

پروجیکٹ II

الحمد اللہ سرجانی ٹاؤن پروجیکٹ I میں ہم نے اس سال 14 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ مستحق خاندانوں میں دیئے گے۔ اس سال سرجانی ٹاؤن میں ایک اور پروجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔ جس میں 12 فلیٹ انشاء اللہ اس سال مالکانہ حقوق کے ساتھ دیئے جائیں گے۔

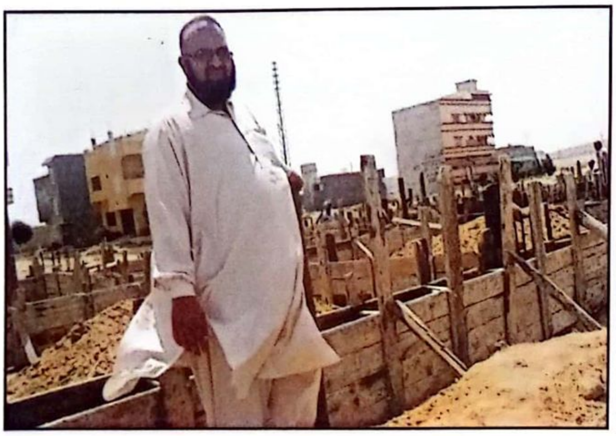

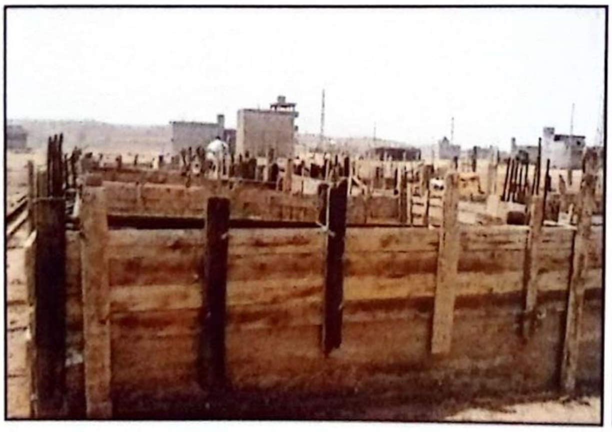

کیا آپ جانتے ہیں؟

علینہ شکیل

1۔ سب سے پہلی آسمانی کتاب توریت ہے۔
2۔ نماز جمعہ قبا (مدینہ) میں فرض ہوئی۔
3۔ روزے 2 ہجری کو فرض ہوئے۔
4۔غزوات نبی ﷺ میں سب سے پہلا غزوہ بدر تھا۔
5۔ ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ سلطان محمد غوری تھا۔
6۔ ہوا میں نائٹروجن گیس سب سے زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔
7۔ گولڈفش کی یادداشت صرف 3 سیکنڈ کی ہوتی ہے۔
8۔ زرافہ کا دل 24 پونڈ وزنی ہوتا ہے۔
9۔ ہاتھی 24 گھنٹے میں صرف 2 گھنٹہ سوتا ہے۔
10۔ چاند کی جسامت زمین کی صرف 27 فیصد ہے۔
11۔ سورج کو کہکشاں کے گرد چکر مکمل کرنے میں 22 کروڑ سال لگتے ہیں۔
12۔ بارش کے قطرے کی زیادہ سے زیادہ رفتار 18 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔
13۔ کائنات میں ایسے ستارے بھی پائے جاتے ہیں جو سورج سے 2000 گنا بڑے ہیں۔
14۔ آئس کریم سب سے پہلے چائنا میں 1620 میں بنائی گئی۔
15۔ دنیا کا سب سے پہلا بنک 1808 میں اٹلی میں قائم ہوا۔
16۔ دنیا میں سب سے پہلی مشینی چھپائی 1456 میں اشاعت پذیر ہوئی۔
17۔ سب سے پہلی گھڑی خلیفہ ہارون رشید کے دور میں بنائی گئی۔
18۔ پہلا اخبار ''پیکنگ گزٹ'' چین میں چھپا۔
19۔ شترمرغ کی آنکھ اس کے دماغ سے بڑی ہوتی ہے۔
20۔ انسان اپنی اوسطاً زندگی میں 10,000 گیلن تھوک پیدا کرتا ہے۔

معلومات

محمد عباد

1۔ آسٹریلیا میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے جس سے دودھ نکلتا ہے لوگ اس کو اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ اس کا ذائقہ بھینس کے دودھ جیسا ہے۔
2۔ وینس فلائی ٹریپ ایسا پودا ہے جو کیڑے مکوڑوں کو پکڑ کر ہلاک کر دیتا ہے۔
3۔ مرد کا دماغ تین پونڈ گیارہ اونس اور عورت کا دماغ دو پونڈ بارہ اونس کا ہوتا ہے۔
4۔ چیونٹی اپنے وزن سے تین گناہ زیادہ وزن اٹھا سکتی ہے۔
5۔ چوہے کا دل ایک منٹ میں 600 مرتبہ اور ہاتھی کا دل ایک منٹ میں 20 مرتبہ دھڑکتا ہے۔

CS CamScanner

مہنگائی ۔ غربت اور ہم

صوبیہ ذاکر

یہ موضوعات اب اتنے گھسے پٹے ہو چکے ہیں کہ لگتا ہے ان پر لکھنا صرف وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ پبلک مقامات پر بحث کے علاوہ اخباروں اور میگزین و الیکٹرونک میڈیاز وغیرہ میں اس پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے متعلقہ محکموں اور ارباب اقتدار پر اسکا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اس کے علاوہ ہم لوگ یعنی عوام بھی اب بے حس ہو چکے ہیں حکومت پیٹرول ،بجلی اور دوسری چیزوں کے نرخ بڑھائی جاتی ہے پبلک چند دن واویلا کرتی ہے اپوزیشن واک آوٹ کرتی ہے T.V چینلز مختلف لوگوں کے تاثرات دکھاتے ہیں اس کے بعد ٹائیں ٹائیں فش ایک سکوت مرگ طاری ہو جاتا ہے اور لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں کافی عرصے تک اس موضوع پر سوچ بچار کرنے کے بعد میں نے ہنگامی سلسلے میں مارکیٹ کا سروے کرنے کا ارادہ کیا مختلف چیزوں کی قیمتیں ان کی لاگت مارکیٹ میں ان کی کھپت اور اشتہار بازی (Advertising) کے بارے میں معلومات حاصل کیں ان کے تجزیے کیئے تو میں یہ جان کی حیران رہ گئی کہ مہنگائی بڑھانے میں حکومت کا اتنا کردار نہیں جتنا کہ ہمارے کاروباری حضرات کا ہے میں اب جو کچھ بھی آپ کو بتاؤں گی وہ ان سب چیزوں سے مختلف ہوگا جو کہ آپ اب تک اخباروں اور رسالوں میں مہنگائی کے بارے میں پڑھتے آئے ہیں یہاں میں اپنے موضوع کے ایک حصے یعنی غربت کے بارے میں کچھ عرض کر دوں

پاکستان میں غربت کے بارے میں اکثر بڑے درد ناک انداز میں بات کی جاتی ہے مثلاً پاکستان میں اب اسکی شرح اتنے فیصد ہو چکی ہے ہم خط غربت سے کافی نیچے جا چکے ہیں وغیرہ وغیرہ میں صرف یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ہمارے وطن میں سب ہی لوگ یکساں صلاحیتوں کے حامل ہیں یا سب کو آمدنی کے ایک جیسے مواقع حاصل ہیں آپکا جواب یقیناً نفی میں ہوگا ہمارا معاشرہ کم تر کام کرنے والوں سے لے کر اعلیٰ ترین مہارت رکھنے والے افراد سے بھر پور ہے یہاں موچی بھی ہیں خاکروب بھی ہیں ریڑھی چلانے والوں سے لے کر ڈاکٹرز، انجینئرز اور ماہر ترین ٹیکنا لوجسٹ بھی اپنا وجود رکھتے ہیں فن و کتابت ماہر تعمیرات ادب وعلم کی دنیا سے تعلق رکھنے والے بھی کم نہیں اب سوال یہ ہے کہ کیا ایک موچی ایک ڈاکٹر یا IT اسپیشلسٹ کی آمدنی ایک جیسی ہوسکتی ہے ظاہر ہے کہ دنیا میں کہیں بھی ممکن نہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جب نچلے پیشوں میں کام کرنے والے آگے بڑھتے ہیں ترقی کرتے ہیں ان کی آمدنی بڑھتی ہے اسی تناسب سے انکی قوت خرید بڑھتی ہے یعنی ایک طرف غربت کم ہوتی ہے یہ ایک قدرتی اصول ہے دنیا سے غربت کبھی بھی ختم نہیں ہوسکتی البتہ اس کی تعریف Defination بدل جاتی ہے اس کی مثال اسطرح دی جاسکتی ہے آج سے تقریباً 15 سال پہلے تک دس ہزار کی انکم ایک مناسب انکم سمجھی جاتی تھیں اور اس سے کم آمدنی والے کا شمار غریبوں میں کیا جاتا تھا ۔ لیکن آج تیس چالیس ہزار کمانے والے بھی بہ مشکل Surrive کر پاتے ہیں تو دس ہزار کمانے والے کا شمار کس کیٹیگری میں کیا جائے گا ۔ درحقیقت انصاف کا آسان حصول مناسب تعلیم ،کم اخراجات میں علاج اور کھانے پینے کی سستی اشیاء کسی بھی ملک کی پہلی ترجیح ہونی چاہیے اور یہ آمدنی کی کم ترین سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے ہونا چاہیے لیکن بدقسمتی سے ہماری اشرفیہ، حکمران طبقے بیوروکریٹ کے ساتھ ساتھ ہماری تاجر برادری بھی اس احساس محبت ،خلوص اور ذمہ داری سے عاری ہے جسکی تاکید ہمارے دین نے اور ہمارے پیارے پیغمبر حضور ﷺ نے کی ہے۔

اب آیئے مہنگائی کی طرف میرے اپنے تجزیے کے مطابق مہنگائی کے عوامل میں دوسری چیزوں کے علاوہ ہمارا بالکل Shot Tax network ہے۔ 17 کروڑ کی آبادی میں صرف دس لاکھ لوگ Tax دیتے ہیں اس میں بھی 9 لاکھ لوگ وہ سرکاری ملازم ہیں جنکی تنخواہ میں سے Tax کی Direct کٹوتی ہوتی ہے یعنی وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ٹیکس کو چھپا سکیں لیکن حکومت کو بھی ٹیکس دھندگان کی تعداد بڑھانے کی فکر نہیں کیونکہ یہ ایک طویل ریاضت کا متقاضی ہے اور متعلقہ محکمے وزارت خزانہ اور FBR (فیڈرل بورڈ آف ریونیو) مال مفت اور دل بے رحم کے عادی ہو چکے ہیں اور ان کے پاس حکومت کا خزانہ بھرنے کیلئے ایک ہی طریقہ ہے کہ جو انکم ٹیکس دیتے ہیں ان ہی سے مزید وصول کیا جائے اگر یہ سلسلہ اسی طرح برقرار رہا تو وہ دن دور نہیں جب یہ ٹیکس دھندگان بھی اس قابل نہ رہیں گے کہ روز مرہ کے اخراجات ہی پورا کرسکیں نتیجاً سول نافرمانی و معاشی افراتفری ہی ہمارا مقدر بنے گی اور بحثیت قوم ہم کہاں کھڑے ہونگے

CamScanner

یہ سوچ کر ہی ہول آتا ہے۔
جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ مہنگائی میں اضافے کے ہم زیادہ ذمہ دار ہیں حکومت اگر پیٹرول اور ڈیزل کے ریٹ بڑھاتی ہے تو کسی بھی Product پر اگر آپ Calculate کریں تو چند پیسوں کا اضافہ ہونا چاہیے لیکن ہماری تاجرانہ ذہنیت اسکا فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی بھی آئٹم کی قیمت میں چالیس تا پچاس فیصد اضافہ کر دیتی ہے اور اس میں مزے کی بات یہ ہے کہ گرانی کے باوجود آپ اگر مارکیٹوں کا سروے کریں تو آپ کو خریداروں کا ہجوم نظر آئے گا کیا آپ یقین کریں گے کہ مہنگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے اس ملک میں عید قربان کے موقع پر 80ارب روپے کی قربانی کی گئی اور 8ارب روپے کی کھالیں فروخت کی گئیں (بحوالہ جنگ اخبار) اس کا تو ایک ہی مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ عوام میں قوت خرید زیادہ ہے جو مہنگائی کو Absorb کر لیتی ہے۔
خیر یہ تو ایک ضمنی تذکرہ تھا ہم مہنگائی سے بچنے کے ٹیکس نیٹ بڑھانے کی بات کر رہے تھے ہمارے معاشرے میں ان لوگوں کیلئے ایک خاص ہمدردی کی لہر پائی جاتی ہے جو عموماً چھوٹے کاروبار سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے متعلق یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ محض گزارہ کے لائق ہی کماتے ہیں اور وہ قطعی طور پر ٹیکس وغیرہ دینے کے قابل نہیں ہے مثلاً چکن فروش، سبزی فروش، دودھ دہی بیچنے والے تکہ فروش، پراپرٹی ڈیلر، بکر پروڈکٹس، کباڑیہ کے کام کرنے والے اور اسی قبیل کے دوسرے لوگ جو کہ قطعی طور Un-Documented ہیں اور ٹیکس کی وصولی کے لئے وہ کسی بھی گنتی میں نہیں آتے میں یہاں پر آپ کو چند مثالوں کے ذریعے واضح کرنے کی کوشش کروں گی کہ ان لوگوں کی انکم کسی بھی ٹیکنو کریٹ یا پروفیشنل سے کم نہیں صرف ان کے کاروبار کی ظاہری ہیئت کذائی کی وجہ سے کوئی ان پر توجہ نہیں دیتا میں ایک ایسے سبزی فروش کو جانتی ہوں جو کہ روزانہ Retail میں 150 تا 200 کلو سبزی بیچتا ہے وہ محض ایک ٹھیلا صبح کو مارکیٹ میں لگاتا ہے اور ایک اسکا Helper ہوتا ہے خود اس کے کہنے کے مطابق وہ تمام سبزیاں جو کہ چالیس روپے کلو سے زائد کی ہوتی ہیں اسپر اسکا منافع 20 روپے فی کلو ہوتا ہے اور جو اس ریٹ سے کم ہوتی ہیں اسپر اسکا منافع 10 روپے فی کلو ہوتا ہے اگر ہم اسکا Everage منافع 15 روپے فی کلو لگائیں اور اس نے 200 کلو سبزی فروخت کی جو کہ کبھی زیادہ بھی ہوسکتی ہے تو اس کا نفع روز کا 3000 روپے ہوا یہ ماہانہ 90,000 روپے اور سالانہ تقریباً گیارہ لاکھ ہوا اگر اس میں سے ہم اسکا خرچہ یعنی بار برداری کرایہ تنخواہ وغیرہ کے 3 لاکھ روپے کم کر دیں تو 8 لاکھ بچتے ہیں اس میں سے قابل ادا یعنی Taxable رقم 5 لاکھ بنتی ہے کیا ہم میں سے کسی نے اس Amount کے بارے میں پوچھا ظاہر ہے اس کا جواب نفی میں ہوگا درحقیقت ہمارے معاشرے کو اپنے اپنے مالی تحفظ کیلئے چھوٹے چھوٹے مافیاز یعنی اجارہ داری گروپ نے گھیرا ہوا ہے اسمیں پولٹری ایسوی ایشن کی مثال لے لیں یہ مرغی فروشوں کی جماعت ہے جو کہ روزانہ چکن اور انڈوں کی قیمت فروخت مقرر کرتی ہے۔ حالانکہ اسکا اسکی Production سے کوئی تعلق نہیں ہے مرغی فروش اپنے طور پر فارموں سے مرغیاں خریدتے ہیں اسکے دام مختلف فارموں پر مختلف ہوتے ہیں اور اسکا گوشت مقابلے کی فضا میں کم قیمت میں بھی فروخت ہوسکتا ہے مجھے ایک چکن فروش نے بتایا کہ مرغی کے گوشت پر Everage منافع فی کلو 30 روپے ہے جب کہ کلیجی، پوٹا اور دوسری چیزیں جو کہ سوپ بنانے والے لے جاتے ہیں۔ وہ خالص منافع ہوتا ہے اب آپ اوپر والی مثال سے اندازہ لگائیں کہ اگر کوئی 100 کلو گوشت فروخت کرتا ہے تو وہ روزانہ 3000 روپے منافع کرتا ہے لیکن ٹیکس کے نام پر ایک پیسہ بھی نہیں دیتا میں یہ نہیں کہتی کہ اس قسم کا کاروبار کرنے والے سبھی اتنا کماتے ہیں لیکن میں یہ دعوے کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ %80 لوگ اتنا یا اس سے زیادہ کماتے ہیں یہ بھی یاد رہے کہ میں نے ۲ مثال کم از کم فروخت کے حساب سے دی ہے اسی طرح دودھ فروش کا مافیا ہے یہ لوگ مضافات سے 35 روپے کلو خرید کر 60 روپے میں فروخت کرتے ہیں اسطرح ان کا منافع 25 روپے فی کلو ہے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ روزانہ 200 کلو دودھ بیچنے والے کا منافع اخراجات نکالنے کے بعد کتنا ہوگا یہ ایک بہت وسیع موضوع اور اسمیں ثبوتوں کے ساتھ بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور اسطرح کئی چھوٹے کاروبار کرنے والوں کو بے نقاب کیا جاسکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ ایک سعی رائیگاں ہے ایک خواہ مخواہ کی ایکسر سائز ہے جسکا نتیجہ سوائے اپنا بلڈ پریشر بڑھانے کے اور کچھ نہیں ہے ہر جگہ ایک حرف تسلی ہوگا لیکن بقول شاعر

مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

CamScanner

لوڈ شیڈنگ معذوری یا مجبوری نہ بنائیں!

حمنہ دانش

کیا بات ہے ہماری لالٹین اور گیس بتی کی

جب شہر میں بجلی یا گیس نہیں تھی تو اس وقت یہی عجائبات

گھر کی ضرورت تھے، پھر اب کیوں نہیں ہو سکتے

لوڈ شیڈنگ، لوڈ شیڈنگ یہ لفظ تو اب ہر بچہ بچہ ایسے یاد کر لیا ہے جیسے کبھی کلمہ یاد کر لیتا تھا۔

اب جدید دور ہے۔ جدید دور کی جدید باتیں، ہر چیز جدید ہو چکی ہے۔ بچہ کا نام رکھا جائے تو جدید جس کے نہ کوئی معنی اور نہ کوئی تعریف، بس جدید ہونا چاہیے۔ تندور کی روٹی کے اوپر مسالے دار مکس سبزی بنا کر خوبصورتی سے رکھ دی جائے تو وہ پیزا (PIZZA) بن جائے گی۔ یہی پیزا اب اسٹیٹس بن گیا ہے، اور تو اور اب تو بیماریاں بھی جدید ہو گئی ہیں۔ ایسی بیماریں جو پہلے کبھی نہ سنیں نہ دیکھیں۔ ڈاکٹرز کی سمجھ میں بھی نہیں آتیں اور وہ اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے کوئی نہ کوئی نیا نام دیتے ہیں۔ جیسے نگیریا نام کی کوئی وبا چل پڑی ہے۔ اسی طرح بجلی چلی جائے تو لوڈ شیڈنگ کا نام دیدیا۔

اہل کراچی کچھ عرصہ پہلے تک محترمہ بجلی سے نابلد تھے۔ گھروں، دکانوں اور تقاریب میں روشنی کا بندوبست مختلف ذرائع سے کیا جاتا تھا، جو کم خرچ بالا نشین کے مصداق بے حد کامیاب اور بے ضرر گردانے جاتے تھے۔ لالٹین، گیس بتی، موم بتی، چراغ، (دیا) ہمیں اپنے ماضی کی یاد دلاتے ہیں، روشنی کے یہ منبع ہر گھر میں ہوتے تھے۔ وقت گزرنے اور بجلی کے آجانے سے اب بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ ان کا استعمال ایک ضرورت بن جائے تاریخ پھر اپنے آپ کو دوہرائے گی۔ موجودہ نسل بھی اس افادیت کو سمجھ پائے گی۔

لالٹین ایک ہلکی پھلکی روشنی کا وہ ذریعہ ہے جو کہ ایک چھوٹے کمرے میں کافی ہوتا ہے۔ جبکہ لاٹین سے زیادہ روشن اور قدرے وزنی گیس بتی ہے۔

اگر گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے اور گیس نہیں آرہی کھانا بھی پکانا ہے تو، پریشان کی کوئی بات نہیں۔ اسکے نعم البدل کئی اور ذرائع ہیں۔ مثلاً لکڑی، کوئلہ، جلا کر کھانا پکالیں۔

گھر میں خوشی کی تقریب ہو رہی ہو اور عین رسومات کے دوران بجلی چلی جائے تو پریشان نہ ہوں۔ دو گیس بتیاں (کرائے پر بھی مل جاتی ہیں) جلا کر محفل کو روشن کر لیں۔ منڈیر و دیواروں پر لٹکی جھالریں لائٹ کے بغیر بری لگ رہی ہوں تو دیوار کی منڈیروں پر موم بتیاں یا تیل کے دیئے جلا کر رکھ دیں۔ پھر دیکھیں کیا خوبصورتی اور دلکشی پیدا ہوتی ہے۔

ممکن ہے ہماری اس تجویز یا مشورے پر تنقید کی جائے کہ اب جنریٹر، یو پی ایس جیسی نعم البدل مشین آ گئی ہیں جن سے بجلی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ۔ لیکن ان کے استعمال پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس پر ہونے والا پیٹرول کا خرچ اور یو پی ایس بیٹری کی چارجنگ کا خرچ پرکسی رینج میں نہیں۔ خاص کر جنریٹر کے بھیانک شور اور پیٹرول سے نکلنے والے بخارات سے آلودگی جو پیدا ہوتی ہے یہ وہ صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ جبکہ لالٹین اور گیس بتی متوسط طبقہ کو سامنے رکھتے ہوئے تخلیق کی گئی ہیں۔ جن کی خرید پر ان کی پہنچ بآسانی ہوسکتی ہے۔ وزن میں بھی ہلکی، ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی لے جائی جاسکتی ہیں۔ کمرے میں ایک کونے میں رکھ دیں یا کسی مناسب جگہ لٹکا دیں اور پھر جب شہر میں بجلی یا گیس نہیں تھی تو اس وقت یہی ''عجائبات'' گھر کی ضرورت تھیں۔ تو اب کیوں نہیں ہوسکتیں؟؟

قرض ایک مرض

لبابہ دانش

ایک عورت نے انار والے کو بلایا اور اس سے انار خریدنے کی بات کرنے لگی۔ جب دونوں میں قیمت طے ہوگئی عورت ایک دم بولی۔ ''میں اس وقت انار نہیں خرید سکوں گی''۔ کیوں؟ ابھی تو تم نے قیمت طے کی ہے، اب منع کر رہی ہو'' انار والے نے کہا۔ عورت بولی۔ ''مجھے ابھی ابھی خیال آیا ہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں''۔ انار والا سمجھا کہ عورت کو شاید انار پسند نہیں آئے، جب ہی تو انکار کر رہی ہے۔ اس نے ایک کٹا ہوا انار عورت کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ انار کھٹے نہیں ہے۔ اگر اس وقت آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو پھر دے دیجئے گا''۔ عورت خاموش ہوگئی، مگر اس نے انار چکھنے سے صاف انکار کر دیا۔ انار والا بولا۔ ''نہیں چکھ کر میٹھے ہونے کا یقین تو کرلیں''۔ عورت نے معذرت کی اور کہا۔ ''میں روزے سے ہوں۔ اس لیے انار نہیں چکھ سکتی''۔

انار والے نے غور سے عورت کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''لیکن رمضان شریف تو نہیں ہے''۔

عورت نے کہا۔ ''میرا کئی سال پہلے ایک روزہ قضا ہو گیا تھا، اسی کے بدلے قضا ادا کر رہی ہوں''۔ یہ سن کر انار والے نے ٹوکرا سر پر رکھا اور جانے لگا۔ عورت نے حیرت سے پوچھا۔ ''کہاں چلے، کیا انار نہیں دو گے؟'' اس نے جواب دیا۔ ''محترمہ! جب آپ نے اللہ تعالیٰ کے قرض کی ادائیگی میں اتنی دیر کی تو میں اپنے قرضے کی واپسی کی امید کیسے رکھوں''، اور یہ کہ کر وہ چلتا بنا۔ عورت بہت شرمندہ ہوئی، کیوں کہ انار والے کی باتوں نے اس کے دل پر بڑا اثر چھوڑا۔ اس نے عہد کیا کہ اب وہ اپنے اوپر کسی بھی قسم کے قرض کو مرض نہیں بننے دے گی۔

CamScanner

سود سے توبہ انوکھی برکت

ایک صاحب بتانے لگے کہ درس پر آپ نے چوری سے حفاظت کیلئے اصحاب کہف والاعمل بتایا تھا ایک بندے کے پودے روزانہ کوئی توڑ دیتا ہے میں نے اسے اصحاب کہف والاعمل بتایا اب وہ کہتا ہے کہ پودے توڑتا بھی کوئی نہیں، ان کی نشوونما بھی ٹھیک ہے۔

بحوالہ کہف ''قطمیر'' ان الفاظ کا کثرت کے ساتھ وظیفہ کرنے سے اللہ کے فضل سے ہر چیز سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

☆ ایک صاحب بتانے لگے کہ ایک دوست کا کچھ کاروبار تھا اس نے سود پر روپے لیے ہوئے تھے جب میں اسے بتایا کہ سود حرام ہے تو اس نے کی اور سود کے روپے واپس کیے اب وہ بندہ کہتا ہے کہ آج تین 3 دن ہوگئے ہیں مجھے پہلے سے زیادہ بچت ہوتی ہے کیونکہ کاروبار سے سود کے روپے نکال دیئے ہیں۔

☆ ہم حافظ قرآن ہیں اور، درس پر آتے ہیں درس میں آنے سے قبل آمدن 6/7 ہزار روپے تھی اب الحمدللہ لاکھوں روپے ہے۔

ہر وقت باوضو رہنے کے ثمرات

ہر وقت باوضو رہنے سے میری زندگی میں جو فراوانی آئی میری مالی، مشکلات ایسے ٹائی میں خود حیران ہوں میرا الیکٹرک کا کاروبار ہے اور میں اس کا دلیر ہوں۔ اس عمل سے مجھے اتنا ملا کہ میری ہر مالی پریشانی دور ہوگئی۔

سورۂ کوثر کا برکت والا عمل

روزگار کی مشکلات اور گھر میں خیر و برکت کیلئے نہایت ہی پُر تاثیر عمل جسکی تعریف الفاظ نہیں مشاہدہ ہے۔

طریقہ عمل: کپڑے کی ایک عدد تھیلی جو باآسانی جیب میں آسکے اس پر صبح و شام 129 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اور اول و آخر سات، سات بار درود شریف پڑھ کر دم کریں، اور پھر خدا کی غیبی مدد کا نظارہ دیکھیں۔ منجانب (نصرت جاوید)

☆ ''زندگی کی گاڑی ایک سفر کا نام ہے'' ☆

ثوبیہ ناز
(نارتھ ناظم آباد کراچی)

آپ زندگی کی گاڑی کامیابی سے چلانا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنے ''دل'' کے ''ایکسیلیٹر'' پر قابو پانا ہوگا، ''دماغ'' کے ''بریک'' مضبوط رکھنے ہوں گے، ''عقل'' کی ''رفتار'' کنٹرول میں رکھنا ہوگی۔ طرف کے ٹائر اونچے اور اعلیٰ قسم کے لگانے ہوں گے کہ آپ کے ''خیالات'' کی ''ٹیوب'' پنکچر ہونے سے بچی رہے۔ ''آنکھوں'' کی ''ہیڈ لائٹس'' میں خلوص کی روشنی ہونی چاہیے۔ ان تمام چیزوں کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے پاس ''خوش اخلاقی'' کا ''لائیسنس'' ہو تب آپ دنیا کی شاہراہ پر اپنی گاڑی آرام کے ساتھ چلا سکیں گے۔

CamScanner

کرشمہ قدرت

عمارہ سلیم
(واٹر پمپ)

بادل کیسے بنتے ہیں اور گرج چمک کیوں ہوتی ہے؟

بارش کے موسم میں سب لوگ بارش سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ہر طرف بہار ہی بہار ہوتی ہے اور بچوں کے تو مزے ہی آجاتے ہیں لیکن کبھی ہم نے یہ سوچا کہ بارش کیسے ہوتی ہے اور بارش کا پانی آتا کہاں سے ہے؟ بادل کیوں گرجتے ہیں اور بجلی کیسے چمکتی ہے؟ چلیے آج ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

جب کرۂ ارض کی گردش کے دوران ایسے دن آتے ہیں جب سورج کی شعاعیں زمین پر بہت زیادہ پڑتی ہے تو اس کی وجہ سے یہ صرف زمین کا درجہ حرارت بڑھتا ہے بلکہ سمندر کا پنی جو عام طور پر سردی اور گرمی سے دیر سے متاثر ہوتا ہے وہ گرم ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ سورج کی حرارت بڑھتی جاتی ہے اور سمندر کا پانی بخارات ی شکل اختیار کر کے اوپر کی طرف اٹھنے لگتا ہے اور بادلوں کی شکل اختیار کرنے لگتے ہیں۔ پانی اگرچہ بھاری ہے اور اس کی خاصیت کشش ثقل کی سبب نیچے کی طرف گرنا اور بہنا ہے لیکن حرارت پانی کی خاصیت ختم کر کے اس کو بخارات کی شکل میں تبدیل کر دیتی ہے اور یہ گیس کشش ثقل سے آزاد بلندی کی طرف پرواز کی سی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں آسمان پر بادل نظر آنے لگتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ابر چھا گیا ہے۔ بارش اس وقت ہوتی ہے جب اوپر کی فضا میں بادلوں کا گرمی کے بجائے ٹھنڈے سے واسطہ پڑے۔ گرمی اور ٹھنڈ کے اس تصادم اور ٹکراؤ کی وجہ سے بادلوں کے بخارات پانی کی شکل اختیار کر کے اور بوندوں کی صورت زمین پر گرتے ہیں اور بارش ہونے لگتی ہے۔

بڑے بڑے بادل جس اوپر کی فضا میں ہوا کے دوش (Space) سے سفر کرتے ہیں تو اکثر اوقات وہ آپس میں ٹکرا جاتے ہیں ان کے ٹکرانے اور رگڑ کھانے کی زبردست گڑگڑاہٹ ہمیں آواز سنائی دیتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہک بادل گرج رہے ہیں۔ رگڑ کھانے سے چمک ہوتی ہے جسے ہم بجلی کہتے ہیں جب فضا میں اعتدال کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے بارش بند ہو جاتی ہے اور بادل غائب ہو جاتے ہیں۔

ٹورناڈو کیا ہے؟

ٹورناڈو (Tornado) ایک طوفانی بگولا ہے جو اس وقت بنتا ہے جب مختلف سمتوں میں جانے والے گہرے بادل ایک مقام پر آملتے ہیں۔ ان بادلوں کے ملنے کے نتیجے میں ہوا گول گول گومنا شروع کر دیتی ہے یہ گھومتی ہوئی ہوا ایک نالی کی صورت میں

CamScanner

بادلوں سے زمین تک پہنچتی ہے اس بگولے میں ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہیہ کیونکہ اس میں ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے اس لیے ہر چیز کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔

سمندر کا پانی نمکین کیوں ہوتا ہے؟

جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ماحول میں پانی کو متواتر سفر (Water Circle) چل رہا ہے پانی سمندر سے بھانپ بن کر اڑتا ہے اور بارش کی صورت میں واپسی زمین پر آ جاتا ہے اس پورے سفر میں پانی بہت سی معدنیات اور کیمیائی مادے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے جس میں سادہ نمک سے لے کر پیچیدہ معدنیات شامل ہوتے ہیں۔ جو پانی دریاؤں سے سمندر میں گرتا ہے اس میں کئی حل شدہ آئرن شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ لوہے کی مرکبات بھانپ بن کر نہیں اڑتے، جب سمندر کا پانی بھانپ بن کر اڑتا ہے تو یہ آئرن جیسی معدنیات پانی میں ہی رہ جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی مقدار زیادہ ہوتی جارہی ہے اور اسی وجہ سے سمندر کا پانی مزید نمکین ہوتا جارہا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق سمندروں میں آئرن جمع ہونے کا عمل تقریباً اسی تا سو ملین سال سے جاری ہے جس کے بعد ہی سمندر کا پانی اس قدر نمکین ہوا۔

ماں

☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان مانند ہوتا ہے

☆ ماں کی آغوش انسان کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے

☆ ماں کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا

☆ ماں کی بد دعا عرش کو ہلا دیتی ہے

☆ ماں دنیا کی عزیز ترین ہستی ہے

☆ ماں کے بغیر کائنات نامکمل ہے

☆ ماں جنت کا دوسرا نام ہے

☆ ماں کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے

بیوی کی سوچ

میاں بیوی اپنے کمرے میں خاموش بیٹھے تھے

بیوی کی سوچ:

کیوں یہ مجھ سے بات نہیں کر رہے

کیا یہ دوسری شادی کے بارے میں سوچ رہے ہیں

کیا یہ کسی اور کو چاہتے ہیں

کیا میں موٹی ہوگئی ہوں

شوہر کی سوچ

اگر اس سے بات کی تو کہیں پیسے ہی نہ مانگ لے۔

فہد متین

وضو کے برکات

ایک چینی ڈاکٹر ایک دن مسجد میں گیا اس نے دیکھا کہ ایک مسلمان منہ ہاتھ دھو رہا ہے ۔ وہ مسلمان کے پاس گیا اور پوچھا کہ جس طریقے سے آپ منہ ہاتھ دھو رہے تھے یہ طریقہ آپ کو کس نے سکھایا ہے۔ مسلمان نے جواب دیا ہم اس طرح منہ ہاتھ دھونے کو وضو کہتے ہیں اور یہ طریقہ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ہم کو سکھایا ہے ہم دن میں پانچ بار وضو کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے نبی ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں وہ کہاں رہتے ہیں وہ شخص بولا ان کا تو چودہ سو سال پہلے انتقال ہو گیا تھا۔ وہ بولا میں چینی طریقہ علاج کا ماہر ڈاکٹر ہوں۔ ہم جانتے ہیں قدرت نے انسان کے جسم میں کھال کے نیچے چھیاسٹھ مقامات پر ایک خاص قسم کے سوئچ نصب کیئے ہیں۔ چینی طریقہ علاج میں ان چھیاسٹھ مقامات پر ایک خاص طریقے سے مساج کیا جاتا ہے جس سے پچاس سے زیادہ بیماریوں کا موثر علاج ہوتا ہے میں نے دیکھا کہ آپ جس طریقے سے وضو کر رہے تھے اس میں آپ نے وضو کے دوران جسم کی ایسی باسٹھ جگہوں پر ہاتھ سے مساج کیا جہاں قدرت نے سوئچ نصب کر رکھے ہیں اور دن میں پانچ دفعہ وضو کرنے کی وجہ سے آپ کی بہت سی بیماریاں خود بخود وغیرہ محسوس طور پر آپ کے جسم سے رفع ہوتی رہتی ہیں جس کا آپ کو احساس بھی نہیں ہوتا۔ میرا خیال تھا کہ جس شخص نے آپ کو وضو کا یہ طریقہ سکھایا وہ یقیناً انسانیت کا درد دل میں رکھنے والا ایک عظیم محقق اور علم طب کا ماہر ہوگا۔

CamScanner

فرینڈز سرکل

جائزہ رپوٹ برائے سال 2013-14ء

فرینڈز سرکل جمعیت حکیمان (دہلی) کہ الیکشن برائے سل 2013-14ء مورخہ 23 مارچ 2013ء کو جناب انوار احمد قریشی اور جناب تنویر اختر کی سربراہی میں احباب صادق ہال میں منعقد ہوئے۔

اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ممبران سرکل نے اپنے چناؤ کہ بعد مندرجہ ذیل ایونٹ آرگنائز کیلئے اور بھرپور پذیرائی حاصل کی۔ جن میں خاص طور پر درس قرآن، کرکٹ ٹورنامنٹ اور افطار ڈنر لوگوں کی توجہ کا باعث بنے۔ ممبران سرکل نے اپنی سرگرمیاں صسرف فرینڈ سرکل کہ ایونٹ تک محدود نہیں رکھیں۔ بلکہ وہ مجلس اعلیٰ انتظامیہ جمعیت حکیمان (دہلی) کے ساتھ بھی انکے رفاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

برادری کہ سالانہ پروگرام بزم ادب میں جس طرح گزشتہ سال ممبران سرکل نے پروگرام کو اپنی کوششوں اور آپکی دعاؤں سے کامیاب بنایا وہ سب آپ کے سامنے ہے۔ اس سال بھی ممبران سرکل ایک نئے جوش و ولولے کے ساتھ بزم ادب کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور عید کے دن انکی یہ کوشش آپ کے سامنے ہونگی۔

ممبران سرکل SMS سروس کہ ذریعے اور انٹرنیٹ پر Facebook کے ذریعے، سرکل کے آنے والے ایونٹس کی معلومات مہیا کرتے رہتے ہیں۔

Friends Circle
Jamiat-e-Hakiman Dehli

Free Mobile SMS Service

Follow(space)@fc_ jhd and send it to 4040

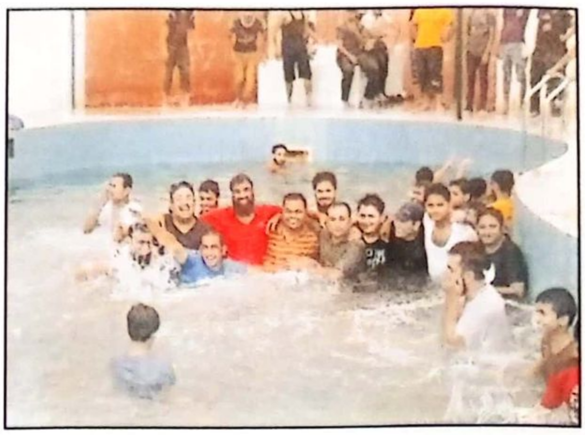

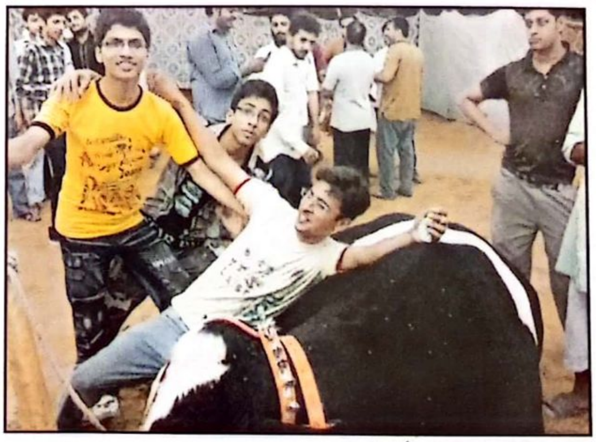

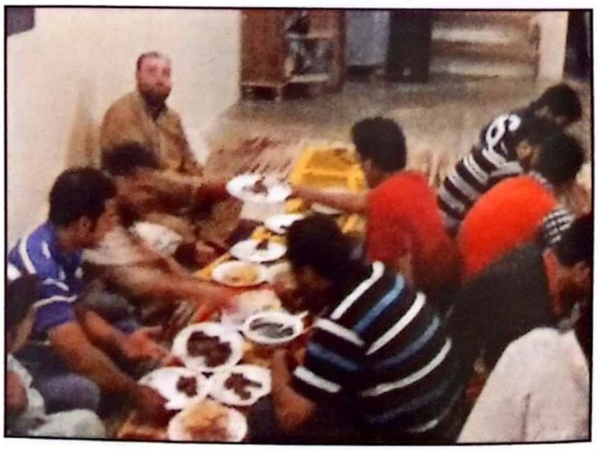

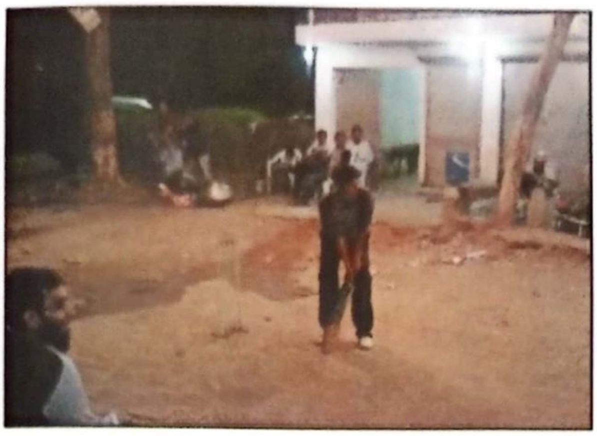

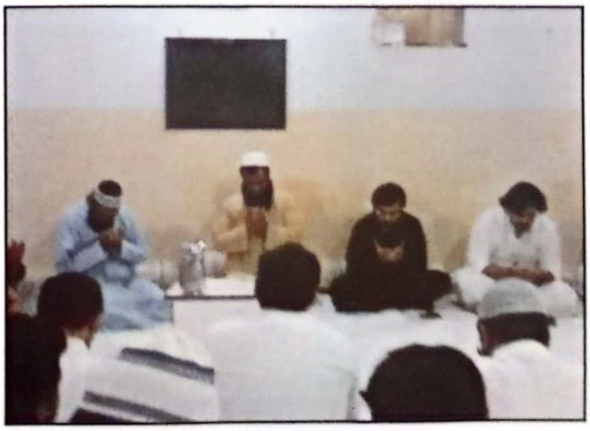

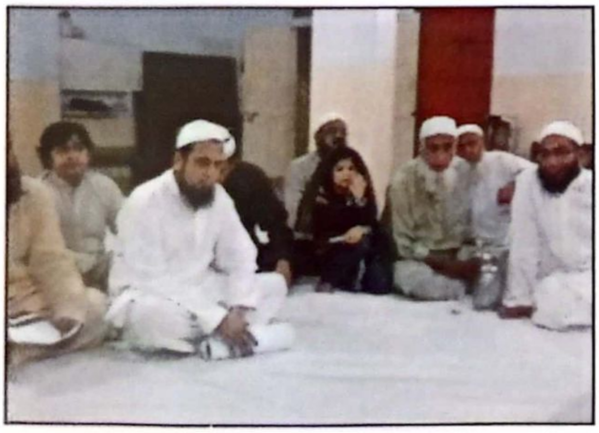

رابعہ بصری رح

مسز حنا فہد

مذہبی زندگی کے کمال کی مثالیں اولیاء کرام کے نفوس قدسیہ میں ملتی ہیں اولیاء کرام کے حالات کا مطالعہ ہی پسندیدہ سیرت پیدا کرنے میں موثر ہے یہی وہ نفوس پاک ہیں جنہیں اللہ کی راہ میں فنا ہو کر بقا ملتی ہے تحمل اور توکل وقناعت ان کی دولت ہوتی ہے آزمائشوں اور امتحانات خدواندی میں استقامت اور ثابت قدمی انہی کی عطا ہوتی ہے دنیا میں رب ذوالجلال نے کئی ایسے لوگ بھی اتارے جو شیطان کے بھائی بنے دنیا کی لذتوں نے انہیں اللہ سے منکر کیا شیطان کے بھکاوؤں نے انہیں ان کی منزل سے الگ کیا۔ مگر ابلیس کا اثر ان لوگوں پر نہ چلا جو اس رب کے ولی تھے جو رب ذوالجلال کو اپنا دوست مانتے اور خالصتاً ان کی عبادت کرتے بڑی سے بڑی مشکل انکے پائے استقلال میں جنبش نہ لاسکی انہیں اولیا کرام میں ایک بڑا نام اماں رابعہ بصری کا بھی ہے۔

رابعہ بصری 97 ہجری کو ایک بزرگ خدا کے گھر پیدا ہوئیں جنکا گھر دنیاوی اشیاء سے خالی تھا لیکن دل یقین اور توکل خدا سے مالا مال تھا رب کے حضور بیٹی کی پیدائش پر وہ بندۂ خدا شکر کا سجدہ بجا لایا اور عالم غنودگی میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے سرفراز ہوا۔ حضور انور ﷺ نے اسے نوید سنائی کہ تیری بیٹی اندھیروں میں روشن چراغ ہے آگے چل کر یہ نوید اپنی حقیقت خود منوا تی گئی۔ حضرت رابعہ بصری کو اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطا کیا جس پر کئی ولی رشک کرتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے اتنی محبت اور عشق تھا کہ ہر آزمائش کو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ آپ جس شخص کی لونڈی تھیں وہ آپ کے اصل مرتبے سے ناآشنا تھا آپ پر بہت ظلم کرتا تھا۔ ایک بار آپ کنویں سے پانی لا رہی تھیں تو راستے میں ایک بدمعاش پیچھے لگ گیا۔ غیر محرم نے آپ کو دیکھ لیا اس خیال سے آپ بے ہوش ہو کر گر گئیں اور آپکا ہاتھ ٹوٹ گیا اسے بھی اللہ کی رضا جانا اور ٹوٹے ہاتھ کا درد بھی پیارا لگنے لگا۔ روزہ رکھنا آپ کا معمول تھا دن بھر مالک کام میں مصروف رکھتا اور رات کو وہ اپنے اصل مالک کی عبادت میں گزار دیتی ایک دفعہ رات کو یونہی عبادت میں مشغول اپنے رب سے راز و نیاز کر رہیں تھیں کہ مالک کا گزر وہاں سے ہوا اس نے سنا رابعہ رب سے کہہ رہیں ہیں کہ میرے مولا اگر تو نے مجھے غیر کا محکوم نہ بنایا ہوتا تو میں اپنا دن اور رات تیری عبادت میں گزارتی اور روتی جاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ بھی میرے مولا تیری مرضی ہے اور میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

مالک نے یہ حالت دیکھی تو خود اسکی حالت غیر ہو گئی رات بھر بے چین رہا اور صبح کو انہیں آزاد کر دیا۔ یہ آزادی انہیں اپنے محبوب کے اور قریب لے گئی جنگل میں نکل پڑئیں اور اللہ کی اس حال میں وہ ریاضت وعبادت کی جسکی مثال رہتی دنیا تک نہیں ملتی اسی عبادت اور مقام کی وجہ سے شیخ فرید الدین عطار نے آپ کو ''مریم ثانی'' کہا ہے۔

ایک بار بصرہ کے حاکم ''محمد بن سلیمان ہاشمی'' نے آپ سے نکاح کا ارادہ کیا آپ نے جواباً کہا! یاد رکھ تیری مدت قریب ہے اور موت کے بعد تو حشرات الارض کے کھانے کا سامان ہوگا۔ یہ جواب سن کر حاکم بصرہ پر خوف خدا طاری ہوا اور بقیہ عمر استغفار اور عبادت میں گزار دی۔

رابعہ بصری نے تمام عمر شادی کے بغیر گزاری وہ اللہ سے بہت محبت کرتی تھیں اور ازدواجی رشتے انہیں اللہ اور خود کے درمیان ایک دیوار لگتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کبھی اکیلی نہیں رہتی ہر لمحہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے ان کا خیال تھا کہ عبادت خالصتاً اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرنی چاہیے وہ کہتی تھیں کہ اگر میرا بس چلے تو میں جنت کو آگ لگا دوں کہ اس کی لالچ میں لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کا کہنا تھا کہ جہنم اور جنت کے خوف وحصول سے بالاتر ہو کر ہی کی گئی عبادت انسان کو مقام محمود پر لے جاتی ہے آپ فرمایا کرتی تھیں کہ جنت اور دوزخ کے علاوہ تیسرا بھی مقام ہے جو دیدار خدا ہے اسکے لیئے بھی ریاضت کی جاسکتی ہے۔

''دنیا کے بارے میں آپ کا کہنا تھا کہ
دنیا ایسے دوست کی مانند ہے جو بظاہر
دوست ہے لیکن اندر سے دشمن خاص لیکن
اس دشمن خاص کی پہچان گہری نظر سے کی جاسکتی ہے''۔

ابلیس کی تاریخ

عریبہ فاضل

اسی ہزار سال تک مالک کا ساتھی رہا۔ چالیس ہزار سال تک جنت کا خزانچی، بیس ہزار سال تک مائک کو وعظ سنا تا رہا۔ تیس ہزار سال تک مقربین کا سردار تھا۔ چودہ ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا۔ پہلے آسمان پر اس کا جام عابد، دوسرے آسمان پر زاہد، تیسرے آسمان پر بلال، چوتھے پہ ولی، پانچویں پر تقی، چھٹے پر فراین، ساتھویں پر عزازیل اور اب لوح محفوظ میں ابلیس ہے غرور اور تکبر نے اسے کیا سے کیا بنا دیا۔

رشتوں کی مٹھاس

نوشین منجم الدین

رشتے انسان کی زندگی میں بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں رشتے صرف خونی ہی نہیں ہوئے بلکہ جو رشتے اخلاق کی بنیاد پر قائم رہتے ہیں ان کی جیسی مٹھاس خونی رشتے بھی فراہم نہیں کرتے یہ رشتے صرف انسان کیا انسان ہی سے نہیں چرند پرندے سے بھی ہوسکتے ہیں یہ روابط آپ کی زندگی میں نئے رنگ ہی نہیں جیسے ک حوصلہ بھی پیدا کرتے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا جانور

افراء اجمل

نیلی وہیل دنیا کا سب سے بڑا جانور ہے یہ بحراوقیانوس اور بحرالکاہل میں پائی جاتی ہے۔ اسکی لمبائی تقریباً 100 فٹ اور عمر 500 سال تک ہوتی ہے۔

نیلی وہیل ایک بہت خوبصورت اور خطرناک جانور ہے۔ وہیل کا وزن 200 ٹن تک ہوتا ہے۔ یہ کسی ایک ڈائنوسار سے بڑا جانور ہے۔ خدا کی اس عجیب مخلوق کا دل ایک کار جتنا ہوتا ہے۔ اس کی دم ہوائی جہاز کے پروں جتنی ہوتی ہے۔

جبکہ اسکی خون کی نالیاں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ ایک آدمی آرام سے تیر سکتا ہے۔

CS CamScanner

ایک دلچسپ گیم

محمد فرقان

فاروق، وہاب، معراج اپنے دوست دانش کے گھر کے گارڈن میں بیٹھے کھیل رہے تھے۔ کافی دیر کھیلنے کے بعد وہ تھک کر بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ باتوں کے دوران دانش نے ان سب سے کہا" آؤ ایک گیم کھیلتے ہیں جو کہ سب سے مختلف ہے۔"

"وہ کیا؟" سب نے پوچھا

دانش نے سمجھانا شروع کیا اس گارڈن میں 4 بتیاں ہیں جو تھوڑے فاصلے سے لگی ہوئی ہیں۔ میں سوئچ بورڈ کی طرف جا کر اسی طرف منہ کر کے دس تک گنوں گا۔ جب میں گنتی گنوں تو آپ لوگ گارڈن میں موجود بتیوں میں سے کسی ایک بتی کے پاس بھاگ کر چلے جانا۔ دس تک گننے کے بعد میں ان چار میں سے کسی بھی ایک بٹن دباؤ گا۔ جو بتی چلے گی اس کے نیچے جو بھی بچہ ہوگا وہ یہ گیم جیت جائے گا اس طرح پانچ بار ہوگا جو سب سے زیادہ دفعہ جیتے گا اسے آج رات کھانے کے لیے میری طرف سے دعوت ہے۔ فاروق، وہاب، معراج تینوں کو یہ گیم اچھی طرح سمجھ آ گئی اب دانش سوئچ بورڈ کے پاس گیا اور وہیں منہ کر کے زور سے گنتی گنا شروع کر دی سب بچے بھاگ کر الگ الگ بتی کے نیچے آ گئے۔

دس تک گننے کے بعد دانش نے بٹن دبایا اور مڑ کے دیکھا تو وہاب اسی بتی کے نیچے تھا جس کا بٹن دانش نے دبایا تھا۔ اسی طرح پہلی گیم وہاب جیت گیا۔ دوسری دفعہ فتح معراج کے حصے میں آئی دو گیمز کے بعد فاروق نے ذرا ہوشیاری سے کام لیا اور پھر تیسری، چوتھی اور پانچویں گیم بھی ہو گی۔

فاروق نے آخری تینوں گیمز میں بالکل درست بتی کے نیچے جا کر مقابلہ جیت لیا اور اس طرح وہ دانش کی دعوت کا حقدار بن گیا پہلی دو گیمز تو تم ہار گئے تھے معراج نے پوچھا پھر آخری تینوں گیمز کیسے جیت گئے۔

بس تھوڑا سا ذہن لگایا تھا۔ فاروق نے مسکراتے ہوئے جواب دیا میں نے نوٹ کیا کہ دانش جب گنتی گننا شروع کرتا ہے اور جب پانچ پر پہنچتا ہے تو اس کا ہاتھ کسی ایک بٹن پر پہنچ جاتا ہے اور پھر وہ اس کو دباتا ہے میں بتی کی طرف بھاگنے کے سوران اس کی انگلی کو غور سے دیکھتا تھا کہ وہ کونسا بٹن دبانے جا رہا ہے۔ پہلا، دوسرا، تیسرا یا چوتھا کیونکہ بٹن بھی اسی ترتیب سے لگے ہوئے ہیں جس ترتیب سے بتیاں ہیں۔ اس کی انگلی جس بٹن کے پاس جاتی ہیں بھاگ کر اسی بتی کے نیچے پہنچ جاتا اس طرح آخری تین گیمز میں جیت گیا۔

سب فاروق کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے۔

سبق: بچوں کسی بھی کام کو ذرا ہوشیاری اور سمجھداری سے کرو گے تو بہت فائدہ ہوگا۔ فاروق تو یہ مقابلہ جیت گیا آئندہ کوئی بھی کام کرو تو اچھی طرح دماغ لگا کر کرنا فائدے کی بات ہے۔

CamScanner

باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت اور نہ پڑھنے پر وعید

فہد صادق

حدیث پاک: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔(بخاری ومسلم)

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بے شک واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں ساتھ لے کر آئے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ اسے رخصت دیدیں کہ وہ اپنے گھر ہی نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی جب وہ پشت پھیر کر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: پھر تجھے اذان کا جواب دینا چاہیے۔(مسلم)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں اذان کا جواب دینے سے مراد یہ ہے کہ اذان سن کر مسجد میں ضرور آنا چاہیے۔

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت شروع ہو جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔(مسلم)

یعنی جب فرض نماز کی جماعت شروع ہونے لگے اور اقامت کہی جارہی ہو تو پھر کوئی نفل یا سنت پڑھنا شروع نہ کرے۔ احناف کے نزدیک فجر کی سنتوں کے حوالے سے مسئلہ یہ ہے کہ اگر یہ جانتا ہو کہ سنت پڑھ کر ایک رکعت فرضوں کی مل جائے گی تو پہلے سنت پڑھے پھر فرضوں میں شامل ہو۔ ہاں اگر فرض نماز ملنے کی امید نہ ہو تو پھر سنتیں چھوڑ کر جماعت سے مل جائے کہ جماعت کا ثواب عظیم تر ہے۔

حدیث پاک: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی نماز کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔(الترغیب والترہیب)

حدیث پاک: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں: (۱) جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ (۲) نفاق سے بری ہونے کا پروانہ۔(ترمذی)

فائدہ: یعنی جو اس طرح چالیس دن اخلاص سے نماز پڑھے کہ شروع سے امام کے ساتھ شریک ہو اور نماز شروع کرنے کی تکبیر جب امام کہے تو اسی وقت یہ بھی نماز میں شریک ہو جائے تو وہ شخص نہ جہنم میں داخل ہوگا نہ منافقوں میں داخل ہوگا۔

حدیث پاک: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر فرمایا: فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: بے شک یہ دو نمازیں (فجر وعشاء) منافقین پر سب نمازوں سے بھاری ہیں اور اگر تمہیں علم ہو جاتا کہ ان کے ادا کرنے میں کس قدر اجر و ثواب ہے تو ان کے لئے اپنے زانوؤں پر چل کر آتے۔ اور بے شک صف اول ملائکہ کی صف کی طرح ہے، اگر تمہیں اس کی فضیلت وشان کا پتہ چل جاتا تو تم اس

CamScanner

کو پانے کے لئے جلدی کرتے۔ بے شک مرد کی نماز مرد کے ساتھ زیادہ افضل و پاکیزہ ہے اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے ایک آدمی کے ساتھ مل کر پڑھنے سے افضل ہے اور جتنی جماعت زیادہ ہوگی اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔ (ابوداؤد، نسائی)

فائدہ: اس حدیث شریف میں اس بات کی تاکید ہے لوگ اکثر فجر اور عشاء کی نماز میں سستی کرتے ہیں اور جماعت سے نماز ادا کرنا تو دور، نماز انفرادی طور پر بھی ادا نہیں کرتے۔ اس حدیث شریف میں یہ بات آپ ﷺ نے واضح کردی کہ فجر اور عشاء کی نماز میں سستی کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ ان نمازوں کو ادا کرنے کی فضیلت کا اگر ہمیں علم ہو جائے تو ہم ہر حال میں ان کو با جماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقین کی صفات سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حدیث پاک: حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ میرے پاس ابوالدرداء آئے اور وہ غصے میں تھے، میں نے کہا: آپ کے غضب ناک ہونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میں امت محمد ﷺ کے اچھے کاموں میں کوئی کام نہیں دیکھتا ماسوائے اس کے کہ یہ سب اکٹھی نماز پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: باجماعت نماز ادا کرنا، یہ اتنا اہم اور محبوب عمل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے باجماعت نماز ادا کرنے کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے

کہ امت محمدیہ ﷺ نماز سے ہی دور چلی گئی ہے۔ مسجدیں ویران ہوگئی ہیں۔ ہم سب کو مل کر اس بات کی کوشش کرنی ہے کہ نماز ادا کرنی ہے تو باجماعت ادا کرنی۔ تاکہ ایک مسلم معاشرہ ہمیں وجود میں آتا نظر آئے۔ اور جو رحمتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نازل فرماتا ہے، ان خاص رحمتوں سے ہم مسلمان محروم نہ رہیں۔

حدیث پاک: حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بازار کی طرف گئے تو آپ کا گزر حضرت سلیمان کی ماں حضرت شفاء کے پاس سے ہوا۔ حضرت سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تھا۔ آپ نے ان کی ماں سے کہا: میں نے آج سلیمان کو نہیں دیکھا۔ ان کی ماں نے عرض کیا: وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا تو اس پر نیند غالب آگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میرا صبح کی نماز میں حاضر ہونا مجھے زیادہ محبوب ہے اس امر سے کہ میں ساری رات نماز پڑھتا رہوں اور فجر کی جماعت کو ضائع کردوں۔)

فائدہ: ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ پوری پوری رات محافل کا انعقاد کرتے ہیں، پوری رات نعت خوانی کرتے ہیں۔ ان محافل کو منعقد کرنا باعث اجر و ثواب ہے لیکن ان محافل کا ثواب اس وقت فوت ہو جاتا ہے جب ان محافل کے شرکاء فجر کی نماز ادا نہیں کرتے۔ یعنی فرض کی ادائیگی سے لاپرواہی برتتے ہیں اور یہ یقیناً شیطان کا حملہ ہوتا ہے کہ بندہ سوچتا ہے کہ ساری رات تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے، فجر کی نماز قضاء

CamScanner

ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ساری رات عبادت کرنا، محافل میں شرکت کرنا کوئی بری بات نہیں لیکن اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے فرض ادا کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فرض ادا کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حدیث پاک: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: قبول نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس نماز پر جو اجر و ثواب اور انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے وہ اس سے محروم ہو جائے گا۔ نماز تو ہو جاتی ہے لیکن جماعت چھوڑنے کا گناہ تو اسے ملے گا۔

حدیث پاک: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سراسر ظلم ہے اور کفر ہے اور نفاق ہے اس شخص کا فعل جو اللہ تعالیٰ کے منادی (یعنی مؤذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے۔ (احمد)

حدیث پاک: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: با جماعت نماز پڑھنا پچیس گناہ زیادہ افضل ہے اس کے گھر میں پڑھنے اور بازار میں پڑھنے سے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جس وقت وہ وضو کرے اور وضو کو اچھی طرح کرے، اس کے بعد وہ نماز کی طرف نکلے، جس کا مقصد صرف یہی ہو تو جو بھی قدم اٹھائے گا ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس سے ایک غلطی مٹا دی جائے گی اور فرشتے ہمیشہ اس پر رحمت کی دعا کرتے رہیں گے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہے گا، فرشتے یہ دعا کریں گے: "اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم کر دے۔" اور جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا وہ نماز ہی میں شمار کیا جائے گا۔ (شعب الایمان)

حدیث پاک: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کسی کے آگے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کی تکبیر بھی شروع ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ اور وہ شخص نماز پڑھنے کے لئے شتابی نہ کرے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: نماز کے بجائے کھانے سے ابتداء کا حکم اس صورت میں ہے کہ کھانے کی ضرورت ہو، کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو، بھوک کا غلبہ ہو تاکہ بھوک کا احساس نماز کے خشوع و خضوع میں حائل نہ ہو۔

حدیث پاک: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانا سامنے رکھے ہونے کی صورت میں کوئی نماز نہیں اور اس اس وقت جبکہ بول و براز (پیشاب پاخانہ) اور قضائے حاجت اس پر زور ڈال رہے ہوں۔ (مسلم)

فائدہ: ایسی حالت کہ انسان کو بیت الخلاء جانے کی شدید حاجت ہو، یا بہت سخت بھوک لگی ہو تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ بیت الخلاء سے فارغ ہو جائے یا کھانا کھا لے تاکہ نماز میں خلل پیدا نہ ہو۔

CamScanner